بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم   نَحْمَدُہٗ ونُصلّی علیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیم   وعلیٰ عَبْدہ الْمسیح الْموعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍوَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 10

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

26 محرم 1426 ہجری 8 امان 1384 ہش 8 مارچ 2005ء

Postal Reg.No:PB/0154/2003 to 2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 5 مارچ (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق قرآن کے متعلق بصیرت افروز تشریح فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

مبلغین اور داعین الی اللہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ضروری نصائح اور زریں ہدایات

............ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام............

چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں کیوں کہ آجکل خدا کی محبت اور اسکے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہؓ اس زمانے میں ہوتے تو لوگ انہیں سودائی کہتے اور وہ انہیں کافر کہتے۔ دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڑھی غالبا تحصیلدار تھا۔ میں نے اسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آگیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی [illegible] معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے۔

یاد رکھو ہر قفل کے لیے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لیے مفید ہوسکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۴۱ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان)

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ (یوسف: ۹۱) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاکدامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔

اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہؓ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک بہت مشکل راہ ہے۔ قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلیں گے۔ اب تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں، لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ نیز عرفاً و شرعاً لازم ہے کہ ان کے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلامی کے واسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے۔ مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے۔ مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔ جب کسی گاؤں میں جائیں وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں وہاں تقسیم کر دیں۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۱۸ مطبوعہ قادیان)

قرآن مجید کی تعلیم دنیا کی اصلاح کی ضامن ہے دنیا میں نیکیاں اسی کتاب کی تعلیم سے رائج ہوسکتی ہیں اور دنیا کا امن اسی مقدس تعلیم پر عمل کرنے سے جڑا ہوا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق قرآن پر بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 مارچ 2005 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی رسول من الله يتلو صحفا مطهرة فيها كتب قيمة۔ (البینہ: ۳-۴) کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا ترجمہ: اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے عیب سے منزہ ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کا حسن اس کی تعلیم میں پایا جاتا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا اس تعلیم پر عمل کرنے سے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔ فرمایا یہ وہ تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور یہی اب دنیا کی اصلاح کی ضامن ہے دنیا میں نیکیاں اسی کتاب کی تعلیم سے رائج ہوسکتی ہیں اور دنیا کا امن اسی مقدس تعلیم پر عمل کرنے سے جڑا ہوا ہے۔ یہ وہ کامل اور مکمل تعلیم ہے جس کے بعد اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی پس سوچیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عظیم تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے اس کا تصور

بقیہ صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اختلافات کی دلدل سے باہر آیئے!

((3- آخری))

مذکورہ مضمون کی دونوں اقساط مکمل کرنے کے بعد ہمیں خیال آیا کہ مسلم عورت کے مسجد میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور امامت وغیرہ کرانے کی اجازت نہ ملنے جیسے اور کئی اعتراضات ایسے ہیں جن کی شروعات دراصل مسلمانوں سے نہیں ہوتی بلکہ یہ وہ اعتراضات ہیں جو اولاً غیر مسلم معترضین کی طرف سے مسلمانوں کی طرف پھینکے جاتے ہیں اور پھر ایسے اعتراضات کو لیکر مسلمان خود آپس میں دو گروہوں میں منقسم ہو کر الجھتے رہتے ہیں بعض غیر مسلم جو خود کو جدید دنیا کے معمار سمجھ کر اسلام کو نعوذ باللہ ایک دقیانوسی مذہب سمجھتے ہیں جس کے پاس موجودہ دنیا کے مسائل کا حل نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام وہ مذہب ہے جو نہ صرف موجودہ دنیا کے تمام مسائل کا حل اپنے پاس رکھتا ہے بلکہ مستقبل کی دنیا کے تمام حل بھی صرف اسی کے پاس ہیں۔

آج کل بس یہ فیشن بن گیا ہے کہ عورت کو جدیدیت اور موڈرن ازم کے نام پر برہنہ کر دیا جائے اور جو پردے کی بات کرے تو اس کو دقیانوسی بتایا جائے آجکل یہ بھی فیشن بن گیا ہے کہ اسلام کے سُنہری اصولوں پر بغیر سوچے سمجھے اور محض تعصب سے اعتراضات داغ دیئے جائیں مثلاً یہ کہا جائے کہ اسلام عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتا جبکہ دیگر مذاہب کی عورتیں نہ صرف اپنے مندروں اور گرجوں میں جاتی ہیں بلکہ کھلے منہ اور نیم برہنہ لباسوں کے ساتھ ان عبادت گاہوں میں مردوں کے شانہ بشانہ بیٹھتی ہیں بس یہی لوگ ہیں جو پڑھی لکھی مسلمان عورتوں کے دماغوں میں اور خاص طور پر ایسی عورتوں کے دماغوں میں یہ اعتراضات پیدا کرتے ہیں جو باہر نکل کر بیرونی دنیا میں ملازمتوں یا تجارتوں میں مصروف ہوتی ہیں۔ یہ عورتیں ان اعتراضات کو لیکر اپنے گھروں میں لوٹتی ہیں اور بدقسمتی یہ ہے کہ ان لغو اعتراضات کے معقول جواب سمجھانے کی بجائے غیر احمدی علماء ان اعتراضات کو لیکر خود دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں نتیجہ اس کا یہ نکلتا ہے کہ پڑھے لکھے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ان اعتراضات کے معقول جواب نہ پاکر اپنے مذہب کے متعلق ہی بے اطمینانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلم عورت کے مسجد میں آنے اور امامت وغیرہ کے مسئلہ کے متعلق بادلائل تحریر کیا ہے اب ہم کسی قدر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو تو ہر طرح کی مذہبی آزادی دی گئی ہے وہ مسجد میں آسکتی ہے نماز پڑھ سکتی ہے۔ اپنے خدا کی عبادت کر سکتی ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج تمام قسم کی اسلامی عبادتوں میں بھرپور حصہ لے سکتی ہے وعظ و نصیحت کر سکتی ہے اور شریعت کی باتیں دوسروں کو سمجھا سکتی ہے لیکن ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں عورتوں کو مذہبی عبادات کی مکمل آزادی ہرگز حاصل نہیں ہے آج کے ترقی یافتہ دور میں دوسروں کی دیکھا دیکھی اگر ہندو یا عیسائی عورتیں مندروں یا گرجوں میں آرہی ہیں تو ان کے مذہب کی شریعت کی کتابوں میں تو ایسا ہرگز نہیں لکھا ہے۔ چنانچہ غور کیجئے کہ ہمارے ہمسایہ مذہب ہندو دھرم کی شریعت کی کتاب کی رو سے ہندو عورت کو مندر میں آنے کی مکمل آزادی نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ جس وقت عبادت کی جارہی ہے عورت کو پاس نہیں آنا چاہیئے ملاحظہ فرمایئے:-

''بے وقوف۔ گونگا۔ اندھا۔ بہرا۔ پرندا۔ عورت۔ ملیچھ۔ بیمار اور اپاہج کو منتر (عبادت) پڑھتے وقت پاس سے ہٹا دینا چاہیئے یہ لوگ ذلیل ہونے پر خفیہ منتر ظاہر کر دیتے ہیں۔

(منوسمرتی ادھیائے 6 منتر نمبر 150-149) شائع کردہ رندھیر بک سیلس ہریدوار ہندی مترجم پنڈت جواہر پرساد چترویدی طبع سوم 1992ء)

پھر لکھا ہے:-

عورتوں کیلئے نہ الگ یگیہ ہے نہ ورت ہے اور نہ اپواس (روزہ) خاوند کی خدمت سے ہی (سورگ لوک میں پوجت ہوتی ہے''۔ (حوالہ ایضاً ادھیائے پانچ منتر نمبر 155 صفحہ 175)

پھر لکھا ہے کہ:-

''غصہ میں آکر اور عورتوں کے قریب ہو کر پوجا نہ کرے''

(حوالہ ایضاً ادھیائے ایک منتر نمبر 202 صفحہ 59)

پھر بحالت حیض ہندو دھرم میں تو عورت کو اس قدر ناپاک بتایا گیا ہے کہ اس کی قربت کو اور اس کے نزدیک آنے کو اور اس کے بات کرنے کو بھی ایک مکروہ فعل سمجھا گیا ہے اس کو کمرے میں بند کر دیا جاتا تھا اور اس کو ایک غلط اور منحوس مخلوق سمجھا جاتا ہے وہ تین دن تک کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی حیض کے پہلے دن اس کو پریہا (PARIHA) کہا جاتا دوسرے دن وہ اتنی گندی ہوتی گویا اس نے کسی براہمن کو قتل کر دیا ہے اور تیسرے دن وہ پاکیزگی اور گندگی کے درمیان ہوتی اور چوتھے دن وہ پاک ہوتی۔ ان دنوں وہ اپنے جسم کا کوئی حصہ دھو نہیں سکتی تھی آنسو نہیں بہا سکتی تھی وہ گھوڑے اور ہاتھی پر سوار نہیں ہو سکتی تھی۔ سر میں تیل نہیں لگا سکتی تھی خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتی تھی مسواک نہیں کر سکتی تھی وہ خدا کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی بزرگوں کو نمستے نہیں کر سکتی تھی۔ اگر مختلف حیض والیاں اکٹھی مل جائیں تو ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتی تھیں حیض کے بعد پاک ہو کر تمام زیور دھو کر پہننے پڑتے تھے نہانے کے بعد تھوڑا سا گائے کا گوبر اور تلسی اور کچھ مٹی لیکر ان کو پانی میں ملا کر گھول بنا کر ہاتھ پاؤں اور تمام جسم پر ملتی تھی پھر ماتھے پر ایک لال نشان جس کو کنکما (KUNKUMA) کہتے ہیں لگایا جاتا تھا اس کے بعد بھی فوراً اپنے بچوں کو نہیں دیکھ سکتی تھی اس سے بھاری خطرہ ہو سکتا تھا اسے سیدھا براہمن کے پاس جانا ہوتا تھا تاکہ وہ مکمل طور پر پاکیزہ ہو جائے اس عمل کو ''پوترم'' کہتے تھے اس کے بعد عورت پھر نہائے گی اور براہمن کا دیا پاکیزہ پانی پیئے گی اور کچھ گائے کا دودھ پیئے گی جسے Puncha Gavia کہتے ہیں تب مکمل پاک ہوگی۔

ماخوذ از:: Hindu manners customs and ceremonies Page 713

مؤلفہ:: ABBE. J.A.DUBOIS

مطبوعہ::1999 پبلشر::Book Faith India

414-416Express tower Azadpur commercial complex N.Delhi

اب بھلا ایسے میں سوچیئے کہ عورت کے مندر جانے عبادت کرنے یا پجارن بننے کا سوال کہاں رہ جاتا ہے پھر ایسے لوگ مسلم عورتوں کو مسجد میں جانے یا نہ جانے یا امام بننے یا نہ بننے پر اپنے گھر کی خبر لئے بغیر کیسے اعتراض کر سکتے ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ ہندو دھرم سے تعلق رکھنے والے آج اپنے ہی مذہب کے بتائے ہوئے اصولوں کو بوجھ سمجھ کر ان پر عمل نہیں کر رہے۔

ایسا ہی یہودی اور عیسائی تعلیم کے مطابق عورتوں کو عبادت خانے میں بولنے اور سوال کرنے اور کچھ سمجھنے سے روکا گیا ہے بلکہ ان کو یہ تعلیم ہے کہ اپنے گھر میں اپنے خصم سے پوچھیں چنانچہ لکھا ہے:-

''تمہاری عورتیں کلیسے میں چپکی رہیں کہ اُنہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ چاہیئے کہ فرمانبردار رہیں جس طرح شریعت میں بھی لکھا ہے اور اگر وہ کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے خصم سے پوچھیں کیونکہ شرم کی بات ہے کہ عورتیں کلیسے میں بولیں'' (عہد نامہ جدید قرنتیوں باب 14 آیت 35-34)

اور دراصل اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حضرت آدم کے زمانہ سے ہی عورت نے چونکہ ان کو گمراہ کیا تھا اور سانپ کے بہکاوے میں آکر اپنے خاوند آدم اور خود کو گمراہ کر لیا تھا اس لئے اسکو ہمیشہ کیلئے مقدس عبادت خانوں میں بولنے تک سے محروم کر دیا گیا دیکھو (پیدائش باب 3 آیت 16-13)

اور ہندو دھرم کی طرح یہودی اور عیسائی مذہب میں بھی عورت کو ایام حیض میں اسقدر ناپاک کہا گیا ہے گویا وہ کوئی پلید اور مردار ہو۔ لکھا ہے:-

''اگر عورت کو جریان ہو اور اس کے بدن میں جو جریان ہے وہ حیض کا ہو تو وہ سات دن جدا کی جائے جو کوئی اُسے چھوئے گا شام تک نجس رہے گا اور وہ سب چیزیں جن پر وہ اپنی جدائی کے ایام میں سوئے گی، ناپاک ہو جائیں گی اور ہر ایک وہ چیز جس پر وہ بیٹھے ناپاک ہے اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے شام تک ناپاک رہے'' (احبار باب 15 آیت 23-15)

لیکن اسلام میں عورت کے لئے ایام حیض میں صرف عبادت اور جنسی تعلقات منع ہیں البتہ باقی تمام تعلقات ملنا جلنا کھانا پینا لین دین سب جائز ہے اور یہی انسانی عقل و فطرت کے مطابق ہے۔

پس وہ مخالفین اسلام جو اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام عورت کو مسجد میں نہیں آنے دیتا یا اس کو امامت کا حق نہیں دیتا انہیں پہلے اپنے گھروں کی خبر لینی چاہیئے اور سادہ لوح مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ مخالفوں کی طرف سے پھینکے ہوئے اعتراضات کو لیکر اس سے فٹ بال کی طرح نہ کھیلیں کہ کبھی کسی فرقہ کی، کورٹ میں بال چلا جائے اور کبھی کسی فرقہ کی کورٹ میں اور وہ غیر مسلم اپنے پھینکے ہوئے بال سے جب، مسلمانوں کو آپس میں لڑتا ہوا دیکھیں اور استہزاء کریں تو یہ بات مسلمانوں کیلئے شماتت و ذلت کا باعث، بن جائے لیکن اس بات سے علماء کہلانے والے اس وقت تک نہیں بچ سکتے اور نہ مسلمانوں کو بچا سکتے ہیں جب تک کہ وہ خدا کی طرف سے آنے والے مامور کو قبول نہ کر لیں جو ان کے لئے مناسب حال اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق قرآن و حدیث کی روشنی میں سامانِ ہدایت فراہم کرتا ہے پس آؤ! اور اس کے دامنِ عافیت میں پناہ لو کہ تم اور تمہارے باپ دادے صدیوں سے اس کا انتظار کرتے تھے اور اب جبکہ وہ تمہیں لٹیروں اور قزاقوں سے بچانے کیلئے آیا ہے تو تم اس کی مخالفت کرتے ہو۔ خدا تمہیں نیک توفیق دے آمین۔

(منیر احمد خادم)

اگر تم نمازوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گئے تو دنیا کی بے حیائی اور لغو باتوں سے بچ کے رہو گے۔

اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا ورنہ بے برکتی ہی رہے گی۔

سپین میں، ویلنسیا (Valencia) کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پر بھی نظر آئیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 14 رجنوری 2005ء بمطابق 14 رصلح 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بشارت، پیدروآباد (سپین)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلک يوم الدين ۔ إياک نعبد و إياک نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

(البقرہ:۲۲)

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے اپنی عبادت کی طرف توجہ دلا کر شیطان کے پنجے سے بچنے اور رہائی دلانے کے سامان مہیا فرما دیئے اور قرآن کریم میں ہمیں مختلف طریقوں سے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی، جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ یعنی تمہیں پیدا کرنے والی وہ ہستی ہے جو تمہارا رب ہے۔ تمہیں پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا بلکہ تمہاری پیدائش کے ساتھ تمہاری پرورش کے بھی سامان پیدا فرمائے۔ تمہاری خوراک کے لئے تمہارے دودھ کا انتظام کیا۔ موسم کی سختیوں سے بچانے کے لئے تمہارے لئے لباس کا انتظام کیا۔ تمہاری نگہداشت کے لئے تمہاری ماں کے دل میں تمہارے لئے وہ محبت پیدا کی جس کی مثال نہیں۔ وہ کسی اجر کے بغیر تمہاری اس وقت خدمت کرتی ہے جب تم کسی قابل نہیں تھے۔ تو یہ سب انتظامات اس خدا کی مرضی سے ہی ہو رہے ہیں جو تمہارا رب ہے۔ اور جب تم ایسے حالات میں پہنچ گئے تمہارے اعضاء مضبوط ہو گئے تو اب بھی وہی ہے جو تمہاری ضروریات پوری کر رہا ہے تو یہ تمہارا پیدا کرنے والا، تمہارا پالنے والا، تمہارا مالک اس بات کا حق دار ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، شکر گزار بندے بنو۔ اس نے جو نعمتیں تم پر اتاری ہیں ان کو یاد کر کے اس کے آگے جھکو اور یہی ایک انسان کی بندگی کی معراج ہے۔

پس یاد رکھو کہ تمام مخلوق اس کی پیدا کردہ ہے۔ تمام انسان اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اس لئے ہر انسان جو ناشکرا کہلانا پسند نہیں کرتا، جو شیطان کا چیلا کہلانا پسند نہیں کرتا، اس کا کام ہے کہ تقویٰ سے کام لے۔ اس کی خشیت، اس کی محبت، اس کے پیار کو دل میں جگہ دے اور اس کی عبادت کرے۔ اس کے بتائے ہوئے حکموں پر عمل کرے۔ تو تبھی ایک خدا کا بندہ کہلانے والا، اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ پس ایک احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مَیں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو سچا ثابت ہوتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی خبروں کو پورا ہوتے دیکھ کر مسیح موعود کو مانا ہے۔ اُس احمدی کا دوسروں کی نسبت زیادہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی بھی قدر کرتے ہوئے، اپنے رب کے آگے دوسروں سے زیادہ جھکے اور اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچا کرتا چلا جائے۔ اگر کاموں کی زیادتی یا دوسری مصروفیات نے اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننے میں روک ڈال دی تو پھر احمدی کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہو گا کہ اس نے اللہ کو، اللہ کے وعدوں کو پورا ہونے سے پہچانا۔ سچی پہچان کو تو اس کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دینا چاہئے تھا۔ اس کو نمازوں میں یہ دعا مانگنی چاہئے تھی جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم یقیناً میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا، اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا نہ بھولنا کہ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ اے اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیرا ذکر، تیرا شکر اور اچھے انداز میں تیری عبادت کر سکوں۔ آپؐ نے یہ فرمایا کہ جو مجھے محبت تم سے ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ مَیں تجھے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور عبادت گزار بندہ دیکھوں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

پس ہر احمدی کو بھی جس کو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ ہے اس کو بھی یہ ذکر، شکر اور عبادتوں کے طریق اپنانے ہوں گے۔ اور عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کے لئے نمازوں کی طرف توجہ دینی ہو گی، نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے، تبھی وہ شکر گزار بندہ بن سکتا ہے۔

عبادت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”مخالفت نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سولے مگر وہ مخالفت نفس کر کے مسجد چلا جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے۔ اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے، ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں۔ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عبادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا۔ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا، وہ اب رہی نہیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 552-553 جدید ایڈیشن)

تو یہ جبر کر کے بستر سے اٹھنا اور مسجد با جماعت نماز کے لئے جانا، اپنے کام کا حرج کر کے نمازوں کی طرف توجہ کرنا۔ یہی چیز ہے جو ثواب کمانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب انسان کو خدا کے ساتھ اس حد تک تعلق ہو جائے کہ دنیا کی اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہ رہے تو پھر ثواب نہیں رہتا پھر تو یہ ایک معمول بن جاتا ہے، ایک غذا ہے۔

پھر جوانی کی عمر کی عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اگر اُس نے یہ زمانہ خدا کی بندگی، اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گزارا ہو گا تو اس کا اسے یہ پھل ملے گا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کے قابل نہ رہے گا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہو جاوے گی تو فرشتے اس کے نامہ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجالاتا تھا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس کی ذات پاک اپنے بندے کو معذور جان کر باوجود اس کے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا۔ پھر بھی وہی اعمال اس کے نام درج ہوتے رہتے ہیں“۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 199 حاشیہ۔ جدید ایڈیشن)

پس ہر احمدی کو صحت کی حالت میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرے اور نہ صرف باقاعدگی اختیار کرے بلکہ با جماعت نمازوں کی طرف بھی توجہ دے۔ اسے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بڑھاپے میں جب انسان کمزور ہو جاتا ہے، اس طرح محنت نہیں کر سکتا جس طرح جوانی میں کر سکتا ہے کیونکہ نمازیں بھی ایک طرح کی محنت چاہتی ہیں۔ ان کی ادائیگی بھی جو نمازیں ادا کرنے کا حق ہے اس محنت سے مشکل ہو جاتی ہے جس طرح جوانی میں ادا کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیونکہ اپنے بندوں پر بخشش اور رحم کی نظر رکھنے والا ہے اس لئے وہ بڑھاپے اور کمزوری کے وقت کی جو کم عبادتیں ہیں ان کو بھی جوانی میں کی گئی عبادتوں کے ذریعے پورا کر دیتا ہے۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں کو نوازنے کے طریقے۔ پس ہر وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بننا چاہتا ہے، اس کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو پاک رکھنا چاہتا ہے، شیطان کے حملوں سے بچانا چاہتا ہے تو اس کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ کی عبادت کی طرف توجہ دے۔ اور اس کے لئے سب

سے ضروری چیز نماز باجماعت کی ادائیگی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ﴾ (العنکبوت:46)۔ کہ تو کتاب میں سے جو تیری طرف وحی کیا جاتا ہے پڑھ کر سنا اور نماز کو قائم کر یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر یقیناً سب ذکروں سے بڑا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

تو نماز قائم کرنے سے مراد ایک تو باجماعت نمازوں کی ادائیگی ہے اور خاص طور پر ان نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دلائی ہے۔ ایک اور جگہ ایک اور آیت میں بھی توجہ دلائی گئی ہے یہاں بھی اس سے مراد یہی ہے کہ تمہاری سستی یا کاروباری مصروفیات کی وجہ سے وقت پر اور باجماعت نمازیں ادا نہیں کی جا رہیں، ان کو ادا کرو، نماز قائم کرو، باجماعت ادا کرو۔ تو یاد رکھو کہ اگر تم نمازوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گئے تو دنیا کی بے حیائی اور لغو باتوں سے جن میں آج کل کی دنیا پڑی ہوئی ہے۔ خاص طور پر اس معاشرے میں یورپ کے معاشرے میں، تو ان چیزوں سے تم بچ کے رہو گے۔ اس لئے ان کی طرف خود بھی توجہ دو اور اپنے بچوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہو۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی ہے اس کی عبادت ہی ہے جو ہر دنیوی چیز سے بالا ہے۔ اس لئے تمہیں اگر کسی چیز کی فکر کرنی چاہئے تو اس کی عبادت کی طرف توجہ اور وقت پر نمازوں کی طرف توجہ کی فکر کرنی چاہئے۔ یاد رکھو اللہ سب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے دو عملی نہیں چلے گی۔ قول اور فعل میں تضاد مشکل ہے۔ اگر تم اس فکر سے نمازوں کی طرف توجہ دو گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دنیاوی معاملات ایک طرف رکھ کر اس کے حضور حاضر ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت اور اس کی عبادت کرنے کی وجہ سے تمہارے دینوی معاملات میں بھی برکت ڈالے گا۔ ورنہ عبادت کی طرف توجہ نہ دینے سے تمہارے کاروبار میں بے برکتی رہے گی۔ تمہاری اولادوں کے بھی صحیح راستے پر چلنے کی کوئی ضمانت نہیں رہے گی اور پھر مرنے کے بعد تمہارا محاسبہ بھی ہو گا، تمہاری نمازوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ صحیح طور پر ادا کی گئی تھیں یا نہیں کی گئی تھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ یونسؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگئی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمایا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کر دو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قول النبیؐ کل صلاۃ لا یتمھا صاحبھا تتم من تطوع)

پس ایک احمدی کے معیار یہ ہونے چاہئیں نہ کہ یہ کہ اپنی دنیاوی ضروریات کے لئے نمازوں کو ٹال دیا جائے۔ اپنے نامہ اعمال کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا، کیا ہے اور کیا نہیں۔ اس لئے ایک فرض جو اللہ نے بندے کے ذمے لگایا ہے۔ اسے پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کے محاسبہ سے بچ کے رہے۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر نمازوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو۔ وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ ان کے ذریعے خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ للخطاء)

پس یہ اللہ تعالیٰ کے معاف کرنے کے طریقے ہیں اپنے بندوں پر شفقت اور ان کے لئے بخشش کے سامان مہیا کرنے کے طریقے ہیں۔ جس سے جتنا بھی کوئی فائدہ اٹھائے گا اتنی ہی اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والا ہو گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں۔ لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس ندا کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے۔ کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 54 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکلیں دور کرنے کے لئے تمہیں پکار رہا ہے۔ اس کی آواز کو سنو، اس کی طرف جاؤ اور اپنی درخواستیں پیش کرو، اپنی ضروریات پوری کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ درخواست بھی اس کی قبول ہو گی، دعا بھی اس کی قبول ہو گی، جو نافرمان نہ ہو۔ اس کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو، ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا ہو۔

پھر نماز باجماعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”باجماعت نماز پڑھنا کسی شخص کے اکیلے پڑھنے سے 25 گنا زیادہ ثواب کا موجب ہے“۔ مزید فرمایا ”اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نماز فجر پر جمع ہوتے ہیں“۔

(مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ ......)

پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں اس ملک میں جماعت کے افراد مختلف جگہوں پہ پھیلے ہوئے ہیں اور اس جگہ پہ صرف مسجد ہے اور یہاں بھی جماعت کی تعداد تھوڑی سی ہے۔ باقی جگہ مسجد نہیں ہے لیکن نماز سینٹرز ہیں، مشن ہاؤس ہیں، وہاں اکٹھے ہونا چاہئے۔ لیکن میری اطلاع کے مطابق اس طرف توجہ کم ہے باقاعدہ نمازوں پر لوگ نہیں آتے۔ مومن کو تو ہر وقت اپنے نامہ اعمال میں نیکیوں میں زیادہ ہونے کا سوچنا چاہئے۔ اس لئے کوشش کر کے نماز باجماعت کی طرف ہر احمدی توجہ دے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ثواب کما سکے کمائے اور صحیح مومن کہلا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحدہ کی طرح بنا دے اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں تا کہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔ حتیٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اول یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں۔ تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو۔ اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتیٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں اُنس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینے والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی سبب سے ہوتا ہے وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے“۔

پھر فرمایا کہ: ”دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جائیں گے“۔

تو جمعہ کی طرف بھی توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ جو معلومات میں نے لی ہیں ان سے مجھے پتہ لگا ہے کہ اکثر لوگ دوسرے تیسرے ہفتے جمعے پڑھنے کے لئے آتے ہیں اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اس بارے میں تو بڑا واضح حکم ہے کہ جمعہ کے لئے آؤ اور کاروبار کو چھوڑ دو۔ احمدیوں کو تو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ یہ اسی سورۃ میں ہی حکم ہے جس میں آخرین کو پہلوں کے ساتھ ملانے کا حکم ہے۔ تو جمعے کے بعد پھر اجازت ہے کہ آپ کاروبار کریں۔ اور جو اس طرح کریں گے جمعے کی نماز کے لئے کاروبار بند کریں اور پھر جمعے کے بعد شروع کریں تو ان کے کاروبار میں اللہ تعالیٰ کا فضل بھی شامل ہو گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں کی پسندیدہ جگہیں ان کی مساجد اور شہروں کی ناپسندیدہ جگہیں ان کی مارکیٹیں ہیں۔ پس کون ہے جو پسندیدہ اور اچھی چیز کو چھوڑ کر ناپسندیدہ چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد)

بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی۔ اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعے کی نماز کے وقت بجائے جمعے پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کام کی جگہ دور ہے اور دو تین احمدی کسی نہ کسی جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سینٹر میں نہیں آ سکتے تو جو تین چار افراد ہیں وہ اپنی جگہ پر ہی کسی کو اپنے میں سے امام مقرر کر کے جمعہ پڑھ لیا کریں۔ لیکن جمعہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں (یہ جمعہ کی مثال دینے کے بعد) کہ:

’’پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز پیش کی کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تا کہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپس میں الفت و اُنس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیاوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے ڈھیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کون سا ایسا مسلمان ہے جو کم از کم عیدین کی بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اسے قوت بخشیں‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 100-101 جدید ایڈیشن)

تو آپؑ نے نمازوں کی ادائیگی سے لے کر جمعہ، جمعے کے بعد عیدین، پھر حج یہ ایک وحدت کا نشان بتایا ہے۔ اور سب سے زیادہ وحدت کا نمونہ اگر آج دکھانا ہے تو احمدی نے دکھانا ہے۔ جو غیروں کے اعتراض ہیں ان کے منہ بند کرنے کے لئے خود اپنی عبادتوں کو زندہ کرنا ہے، نمازوں کے لئے اکٹھے ہونا ہے، جمعوں کے لئے اکٹھے ہونا ہے، عید پر اکٹھے ہونا ہے۔ پس اس طرف ہر احمدی خاص طور پر توجہ دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر اپنے اندر تبدیلی کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے والا بننا ہے، حقیقی معنوں میں مومن کہلانے والا بننا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ مومن ہیں نہ ہدایت پانے والے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو مسجد کو آباد کرنے والوں کو ایمان لانے والوں میں شمار کرتا ہے۔

فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ﴾ (التوبۃ:18) کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مسجدیں آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں‘‘۔ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ)

پھر ایک روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرا کرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مساجد جنت کے باغات ہیں۔ مَیں نے عرض کی یا رسول اللہ ان سے کھانے پینے سے کیا مراد ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنا۔ (ترمذی کتاب الدعوات. باب حدیث فی اسماء اللہ الحسنی مع ذکرھا تماما)

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ تو ایک مومن اپنے ایمان میں مضبوطی کے لئے ہدایت کے راستے پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس دنیا اور آخرت کی جنت کے پھل کھانے کے لئے مسجد میں جاتا ہے۔ پس یہی مسجدوں کا مقصد ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے مسجدیں بنائی جاتی ہیں دنیاداری تو مسجدوں کے پاس سے بھی نہیں گزرنی چاہئے۔ بلکہ ایک روایت میں تو آتا ہے کہ کسی گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا بھی منع ہے، اس میں بھی بددعا دی گئی ہے۔ تو جب یہاں تک حکم ہو تو پھر مسجد میں تو دنیاداری کی باتوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسجدوں میں تو اس لئے اکٹھا ہوا جاتا ہے کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار اور الفت پیدا ہو۔ ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے کا احساس پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا تو یہی ہے کہ جو بھی اس نے حکم دیئے ہیں چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں یا بندوں کے حقوق ہیں، سب کو ادا کرنے کی طرف توجہ ہو۔ مسجدیں تو اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ ان میں خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

پس مسجد میں عبادت کی غرض سے آنے والوں کے ساتھ ساتھ مسجدوں سے وہ لوگ بھی فیض پاتے ہیں وہ بھی ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں جو اس کے بنانے میں حصہ لیتے ہیں۔ وہ لوگ بھی اپنے لئے جنت میں باغ لگاتے ہیں جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں، نہ کہ نام و نمود کے لئے۔ پس اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجدیں بنانا بھی یقیناً ایک نیک کام ہے اور اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں مسجد نبویؐ کی تعمیر نو اور توسیع کا ارادہ فرمایا تو کچھ لوگوں نے اسے ناپسند کیا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ اس مسجد کو اس کی اصل حالت میں ہی رہنے دیا جائے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ مَیں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔ (مسلم کتاب المساجد. باب فضل بناء المساجد والحث علیھا)

لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مسجدیں بنائی جائیں۔ اور احمدی جب مسجدیں بناتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بناتے ہیں۔ اس لئے بناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ عبادت گزار اُن سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لئے بناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں آ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان کر سکیں۔ ہماری کوششیں تو عاجزانہ اور دعاؤں کے ساتھ ہوتی ہیں کوئی دکھاوا ان میں نہیں ہوتا۔ ہم تو اس مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہیں جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے مساجد کی آبادی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا کام کیا ہوا ہے۔ ہم تو مساجد اس لئے بناتے ہیں کہ اُن کو دیکھ کر زیادہ سے زیادہ لوگ اِس پاکیزہ جماعت میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93 جدید ایڈیشن)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652 , 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468 ,2237-0471

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

پس اس ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے ہر جگہ مساجد بنانی ہیں اور جماعت احمدیہ اسی لئے مساجد بناتی ہے۔ میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی۔ اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں۔ جماعت اب مختلف شہروں میں قائم ہے۔ جب یہ مسجد بنائی گئی تو اس وقت یہاں شاید چند لوگ تھے۔ اب کم از کم سینکڑوں میں تو ہیں۔ پاکستانیوں کے علاوہ بھی ہیں۔ جماعت کے وسائل کے مطابق عبادت کرنے والوں کے لئے، نہ کہ نام ونمود کے لئے اللہ کے اور گھر بھی بنائے جائیں۔ تو اس کے لئے میرا انتخاب جو مَیں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا (Valencia) کے شہر کی طرف توجہ ہوئی۔ یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ شہر ملک کے مشرق میں واقع ہے۔ آپ کو تو پتہ ہے دوسروں کو بتانے کے لئے بتا رہا ہوں۔ اور آبادی کے لحاظ سے بھی تیسرا بڑا شہر ہے اور یہاں بھی ابتدا میں ہی 711ء میں مسلمان آگئے تھے مسلمانوں کی تاریخ بھی اس علاقے میں ملتی ہے، ابھی تک ملتی ہے۔ زرعی لحاظ سے بھی اس جگہ کو مسلمانوں نے ڈویلپ (Develop) کیا ہے۔ بہت سے احمدی جو وہاں کام کرتے ہیں۔ مالٹوں کے باغات میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں۔ یہ مالٹوں کے باغات کو رواج دینا بھی مسلمانوں کے زمانے سے ہی چلا آرہا ہے۔ تو بہر حال ہم نے اب یہاں مسجد بنانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جلد بنانی ہے۔

سپین میں جماعت کی تعداد تو چند سو ہے اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں۔ زمینیں بھی کافی مہنگی ہیں۔ امیر صاحب کو جب مَیں نے کہا وہ ایک دم بڑے پریشان ہوگئے تھے کہ کس طرح بنائیں گے۔ تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ آپ چھوٹا سا، دو تین ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تلاش کریں اور اپنی کوشش کریں۔ اور جماعت سپین زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ ڈال سکتی ہے یہ بتائیں۔ کون احمدی ہے جو نہیں چاہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والا نہ بنے؟۔ کون ہے جو نہیں چاہے گا کہ جنت میں اپنا گھر بنائے؟۔ پس آپ لوگ اپنی کوشش کریں باقی اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے انتظام کردے گا۔ یہی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی رہے گا اور وہ خود انتظام فرمادے گا۔ بہر حال بعد میں امیر صاحب نے لکھا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی یا غلط فہمی ہوگئی تھی کہ مَیں نے مایوسی کا اظہار کردیا، بات سمجھا نہیں شاید۔ تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنائیں گے اور دوسرے شہروں میں بھی بنائیں گے۔ تو بہر حال عزم، ہمت اور حوصلہ ہونا چاہئے اور پھر ساتھ ہی سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دعائیں مانگتے ہوئے، اس سے مدد چاہتے ہوئے کام شروع کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑتی ہے اور پڑے گی۔ تو بہر حال مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر شاید سپین کی جماعت کی حالت ایسی نہیں کہ انتظام کرسکے کہ سال دو سال کے اندر مسجد مکمل ہو۔ لیکن ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فوری طور پر اس کام کو شروع کرنا ہے اس لئے زمین کی تلاش فوری شروع ہو جانی چاہئے چاہئے۔ سپین جماعت کو کچھ گرانٹ اور قرض دے کر ہی کچھ کام شروع کروایا جائے اور بعد میں ادائیگی ہو جائے۔ تو یہ کام بہر حال انشاء اللہ شروع ہوگا۔ اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحب حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں روک کوئی نہیں ہے۔ لیکن تمام دنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو مَیں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کے لئے ضرور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بن جائے گی چاہے مرکزی طور پر فنڈ مہیا کرکے بنائی جائے یا جس طرح بھی بنائی جائے اور بعد میں پھر سپین والے اس قرض کو واپس بھی کردیں گے جس حد تک قرض ہے۔ تو بہر حال یہ کام جلد شروع ہو جانا چاہئے اور اس میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ کیونکہ اب تک جو سرسری اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق دو تین سو نمازیوں کی گنجائش کی مسجد انشاء اللہ خیال ہے کہ 5-6 لاکھ یورو (Euro) میں بن جائے گی۔ یہاں بھی اور جگہوں پر بھی مسجد بنانے کا عزم کیا ہے تو پھر بنائیں 'انشاء اللہ شروع کریں یہ کام۔ ارادہ جب کرلیا ہے تو وعدے کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے گا۔ جلسے کے دنوں میں جو وزارت انصاف کے شاید ڈائریکٹر جو آئے ہوئے تھے بڑے پڑھے لکھے اور کھلے دل کے آدمی ہیں۔ مجھے کہنے لگے کہ جماعت کے وسائل کم ہیں۔ وہ تو دنیاداری کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کہنے لگے کہ حکومت مسلمان تنظیموں کو بعض سہولتیں دیتی ہے۔ اب قرطبہ میں بھی انہوں نے مسجد بنائی ہے۔ تو اس طرح اور سہولتیں ہیں لیکن آپ کو (جماعت احمدیہ کو) وہ مسلمان اپنے میں شامل نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے جو حکومت کا مدد دینے کا طریق کار ہے اس سے آپ کو حصہ نہیں ملتا۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا آپ ان مسلمانوں کی کچھ باتیں مان جائیں اور حکومت سے مالی فائدہ اٹھا لیا کریں۔ باقی ان کی باتوں میں شامل نہ ہوں۔ تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ اگر باقی مسلمان تنظیمیں راضی بھی ہوجائیں تو پھر بھی ہم یہ نہیں کرسکتے۔ کیونکہ کل کو پھر آپ نے ہی یہ کہنا ہے کہ تمہارا امن پسندی کا دعویٰ یونہی ہے، اندر سے تم بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جو شدت پسند ہیں۔ اور دوسرے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کردیئے ہیں کہ ہم باقی مسلمانوں سے الگ ہوکر جو ان کے عمل ہیں، جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں، اس سے بچ کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی پہچان کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرمادیئے ہیں، پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کہ ہماری علیحدہ ایک پہچان ہے تو چند پیسوں کے لئے یا تھوڑے سے مفاد کے لئے ہم اللہ کے رسول کی سچی پیشگوئی اور اللہ کے فضلوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ ہر احمدی کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی بڑی غیرت ہے۔ اگر حکومت احمدیوں کا حق سمجھ کر ہمیں فائدہ دے سکتی ہے تو ہمیں قبول ہے، ورنہ جماعت احمدیہ میں ہر شخص قربانی کرنا جانتا ہے۔ وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی مساجد کی تعمیر کے لئے پلاٹ خرید سکتا ہے، رقم مہیا کرسکتا ہے، یا جماعت کے دوسرے اخراجات برداشت کرسکتا ہے۔ بہر حال ان کا جماعت سے بڑا تعلق ہے۔ بعض لوگوں سے بڑی ذاتی واقفیت ہے۔ کہنے لگے کہ مَیں تو اس بات کو سمجھتا ہوں۔ لیکن قانون ایسا ہے کہ تمہارا حق بھی دوسری مسلمان تنظیمیں لے رہی ہیں۔ آپس میں چاہے یہ تنظیمیں لڑتی رہیں لیکن جب فائدہ اٹھانا ہو، مفاد لینا ہو، کچھ مالی فائدہ نظر آتا ہو، یا حکومت سے کسی قسم کی مدد لینی ہو تو یہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ان کو تو مَیں نے یہی جواب دیا تھا پھر لینے دیں ہمیں تو اس وجہ سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ہم اس سہولت کے لئے اپنا ضمیر اور اپنا ایمان نہیں بیچ سکتے۔ ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا اور ان باتوں کا وہ پہلے بھی علم رکھتے تھے شاید براہ راست میرا موقف سننا چاہتے تھے اس کے لئے شاید انہوں نے یہ بات چھیڑی ہوگی۔ تو بہر حال اس چیز نے بھی میرے دل میں اور بھی زیادہ شدت سے یہ احساس پیدا کیا کہ اب ہمیں کسی بڑے شہر میں جلد ہی ایک اور مسجد بنانی چاہئے۔ مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ ہماری توفیقوں کو بھی بڑھائے گا۔ اور جلد ہی ہمیں سپین میں ایک اور مسجد عطا فرمائے گا۔

پس آپ دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اس بات کا عزم کرلیں کہ آپ نے یہ کام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ انشاء اللہ ضرور مدد کرے گا۔ اللہ کرے، اللہ سب کو توفیق دے۔

دعائے مغفرت

● خاکسار کے دادا جان مکرم عبدالکریم صاحب آف جماعت احمدیہ شیندرا پونچھ بعمر 80 سال مختصر علالت کے بعد مورخہ 4.10.04 کو وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دادا جان نیک صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے اسی طرح خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اقبال انصاری مورخہ 16.11.04 کو بعمر 18 سال بس حادثے میں وفات پاگئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز بھائی کالج میں پڑھ رہے تھے دیندار صوم وصلوٰۃ کے پابند بزرگوں کی عزت کرنے والے، لوگ موصوف کے عمدہ اخلاق کے قائل تھے والدین بھائی بہنوں اور تمام رشتہ داروں کے صبر جمیل کیلئے نیز دادا جان اور بھائی کی مغفرت و درجات کی بلندی کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(جاوید اقبال راشد معلم وقف جدید بیرون)

● محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم عبدالمجید صاحب ٹھوکر وفات پاگئیں ہیں مرحومہ رشتہ میں میری مامی لگتی تھیں نہایت نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند بزرگ خاتون تھیں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

(محمد ایوب ساجد قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جے کے جیولرز کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of : GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ سپین

احباب جماعت کی طرف سے والہانہ پرتپاک استقبال۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ قرطبہ کی جامع مسجد کا دورہ

”اگر جماعت احمدیہ کی امن کی تعلیم کو پوری دنیا مان لے تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے“

اندلس کے بشپ کے خصوصی نمائندے کی طرف سے استقبالیہ خطاب

رپورٹ: عبد الماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر

(چوتھی قسط)

31 دسمبر 2004ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور نے ”بیت السلام“ پیرس میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج دورہ فرانس کا آخری دن تھا۔ دو بجے حضور انور نے بیت السلام میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر LIVE نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ 4:30 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتوں کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو چھ بجے تک جاری رہیں۔ فرانس کی دو جماعتوں کی 13 فیملیز کے 40 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں امریکہ، کینیڈا اور جرمنی سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی شامل تھیں۔

اس کے بعد حضور انور نے بیت السلام میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

نیشنل مجلس عاملہ

لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ فرانس کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ پون گھنٹہ جاری رہی۔ حضور انور نے لجنہ کے مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور موقع پر ہی ان کی رہنمائی فرمائی اور کام کو بہتر کرنے کے بارہ میں ان کو تفصیلی ہدایات دیں۔

لجنہ کی میٹنگ کے بعد پونے آٹھ بجے شام نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فرانس کے ساتھ حضور انور کی میٹنگ شروع ہوئی اور حضور انور نے باری باری تمام سیکرٹریان کے کام کا جائزہ لیا اور انہیں ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے چندہ کے معیار اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا جو احباب بے قاعدہ ادا کر رہے ہیں ان کو باقاعدہ بنانے کی کوشش کریں اور اس طرح باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔۔ فرمایا جو بالکل ادا نہیں کر رہے ان سے بھی رابطہ کریں، توجہ دلائیں اور ان کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی جماعت میں اپنے چندہ کے موجودہ بجٹ کو ڈبل کرنے کا پوٹینشل موجود ہے۔ اس کے لئے کوشش کریں۔

حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد فرمایا آپ کے چندہ جلسہ سالانہ میں بھی اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر بیویاں کمائی کر رہی ہیں تو وہ اپنی کمائی پر چندہ ادا کریں۔

شعبہ تربیت کے جائزہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر جماعت میں نماز سنٹر ہونا چاہئے۔ اس لئے جن جماعتوں میں سنٹر نہیں ہیں وہاں بھی سنٹر بنائیں۔ جو لوگ قریب ہیں وہ نماز کے لئے آئیں، جمعہ بھی باقاعدہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں ایک جگہ قیام کے دوران ہم تین آدمی تھے۔ حضور انور اور بیگم صاحبہ اور فرمایا تیسرے ایک احمدی دوست تھے جو ایک میل دور رہتے تھے۔ وہ پیدل چل کر آتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم تینوں نمازیں پڑھتے تھے، جمعہ بھی پڑھتے تھے اور عیدیں بھی پڑھتے تھے۔ فرمایا آجکل تو یہاں گاڑیوں پر آنا ہوتا ہے اس لئے تین چار میل سے آنا کوئی مشکل نہیں۔ اس لئے باقاعدہ ان جماعتوں میں بھی جن کی تعداد کم ہے اور نماز سنٹر نہیں ہے وہاں نماز سنٹر بنائیں اور نماز باجماعت ادائیگی کا اہتمام کریں۔

نو مبائعین سے رابطوں کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر نو مبائع سے باقاعدہ رابطہ رکھ کر اُسے اپنے نظام کا حصہ بنائیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

موصی احباب کی تعداد میں اضافہ کے متعلق حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات فرمائیں۔ شعبہ وقف نو کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہو چکے ہیں ان سے باقاعدہ سٹیٹمنٹ لیں کہ ہمارے والدین نے ہمیں وقف کیا تھا۔ ہم اس کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اور ہمارا اِس اِس فیلڈ میں جانے کا پروگرام ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری زراعت کو ہدایت فرمائی کہ مشن ہاؤس میں پھول اور پودے وغیرہ لگائیں۔ سیکرٹری جائیداد کو فرمایا کہ جائیداد کا مکمل ریکارڈ آپ کے پاس ہونا ضروری ہے باقاعدہ مختلف جائیدادوں کے سٹاک رجسٹر بنائیں اور اس میں ان عمارات میں موجود اشیاء کا ریکارڈ درج کریں۔

جلسہ کے لئے کسی کھلی بڑی جگہ کے ذکر پر حضور انور نے مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا جو احمدی احباب چندہ عام نہیں دیتے ان سے کوئی دوسرا چندہ نہیں لینا۔ جو رقم وہ دیتے ہیں اس کو چندہ عام میں شمار کر کے رسید کاٹیں۔ جب ان کی طرف سے چندہ عام کی ادائیگی مکمل ہو جائے تو پھر تحریک جدید، وقف جدید میں شمار کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا سوائے نو مبائعین کے، چونکہ ابھی وہ زیر تربیت ہیں اور ان کو چندہ کی عادت ڈالی جا رہی ہے اس لئے وہ جو بھی دیتے ہیں اور جس تحریک کے لئے بھی دیتے ہیں ان سے لے لیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA بھی ہر گھر میں ہونا چاہئے۔ خطبہ سننے کی طرف صرف توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ DATA اکٹھا کریں کہ کتنے لوگوں نے سنا۔ حضور انور نے فرمایا اکثر اُن گھروں میں جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں جو خطبے نہیں سنتے یا جو کچھ سنتے ہیں تو توجہ سے نہیں سنتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو احمدی طلباء ہیں وہ اپنی سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے تحت یونیورسٹی / کالجز وغیرہ میں مختلف پروگرام، سیمینار وغیرہ منعقد کر سکتے ہیں۔ اس طرح تعارف اور رابطہ کی اور تبلیغ کی ایک راہ نکل سکتی ہے اور پڑھے لکھے لوگوں تک پیغام پہنچ سکتا ہے۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام اکٹھے ہو کر چلیں، باہم مل کر بنیان مرصوص کی طرح کام کریں تو ایک CONSOLIDATED فورس لگ رہی ہوگی اور اس طرح کام کرنے سے جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ کی یہ میٹنگ رات 9 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس میٹنگ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم جنوری 2005ء بروز ہفتہ:

نماز فجر حضور انور نے بیت السلام (پیرس) میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور نے مسجد میں موجود سب احباب کو مخاطب کرتے ہوئے نئے سال کی مبارک باد دی۔ جواب میں احباب کی طرف سے بھی یہ آوازیں بلند ہوئیں کہ حضور انور کو بھی یہ نیا سال مبارک ہو۔

سپین کے لئے روانگی

آج فرانس سے سپین کے لئے روانگی تھی۔ صبح نو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اس کے بعد قافلہ مشن ہاؤس بیت السلام (پیرس) سے سپین کے لئے روانہ ہوا۔

پروگرام کے مطابق آج کا سفر 982 کلومیٹر تھا۔ 796 کلومیٹر پیرس سے فرانس/سپین کے بارڈر تک اور پھر بارڈر سے مزید آگے 186 کلومیٹر اس ہوٹل تک جس میں رات قیام کے لئے جماعت سپین نے انتظام کیا تھا۔ آج موسم ابر آلود تھا اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ دو صد کلومیٹر سفر طے کرنے کے بعد TOURS شہر سے گزر کر قافلہ مین ہائی وے کے ایک پٹرول پمپ اور کیفے پر رکا۔ گاڑیوں میں پٹرول وغیرہ ڈلوایا گیا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور مجموعی طور پر 430 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر ایک بجے PRAHECO کے علاقہ میں قافلہ رُکا۔ یہاں جماعت فرانس نے HOTEL LES RURALISE میں ظہر و عصر کی نمازوں اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانا پیرس سے تیار کر کے ساتھ لائے تھے۔ نمازوں کے لئے ایک بڑا کمرہ حاصل کیا گیا تھا۔ حضور نے یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے اڑھائی بجے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور نے ان منتظمین اور خدام کو شرف مصافحہ بخشا جو کھانا لے کر قافلہ سے قبل یہاں پہنچے تھے اور جملہ امور کا انتظام کیا تھا۔

اگلا پڑاؤ 166 کلومیٹر مزید سفر کے بعد BOR DEAUX شہر کے قریب مین ہائی وے پر AIRE D'ESTALOT TOTAL POMP STATION پر تھا۔ چار بجے کے قریب قافلہ اس جگہ پر پہنچا۔ BORDEAUX میں مقیم احمدی فیملی مکرم ناصر احمد خان صاحب نے یہاں چائے وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

سپین سے آنے والے وفد نے جو مکرم مبارک احمد صاحب امیر جماعت سپین، عبد اللہ ندیم صاحب مبلغ انچارج سپین، ملک طارق صاحب مبلغ پیدرو آباد اور مکرم طاہر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ اور فضل الٰہی قمر صاحب پر مشتمل تھا، اسی جگہ پر حضور انور کا استقبال کیا۔ یہاں سے ابھی فرانس/سپین کا بارڈر دو صد کلومیٹر تھا۔ سپین سے آنے والے وفد نے فرانس میں دو صد کلومیٹر اندر آ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

چار بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے امیر صاحب فرانس، نائب امیر فرانس، صدر خدام الاحمدیہ اور ساتھ آنے والے دیگر عہدیداران اور خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ یہ سب احباب صبح پیرس سے ہی قافلہ کے ساتھ تھے۔ فرانس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں ایک گاڑی Lead کر رہی تھی اور دوسری سب سے آخر پر تھی۔ جماعت سپین سے آنے والا وفد بھی دو گاڑیوں میں آیا تھا۔ اب یہاں سے اگلے سفر کے لئے سپین کی گاڑی نے Lead کیا اور ان کی دوسری گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کے پیچھے تھی۔ آگے روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے فرانس کے احباب واپس پیرس کے لئے روانہ ہوئے جب کہ قافلہ آگے سپین کے لئے روانہ ہوا۔ یہ دوصد کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد شام چھ بجکر 35 منٹ پر فرانس کا بارڈر بمقام SAN SEBASTIAN کراس کر کے سپین میں داخل ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا یہ سپین کا پہلا سفر تھا۔ بارڈر کراس کرنے کے بعد ابھی مزید 186 کلو میٹر کا سفر باقی تھا۔ جماعت سپین نے PANCURVO کے علاقہ میں ہوٹل EL MOLINO میں حضور انور اور قافلہ کے دیگر ممبران کی رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔

بارڈر کراس کرنے کے بعد شام 7 بجے کے قریب راستہ میں ایک کیفے میں کچھ دیر کے لئے رُکے پھر آگے روانگی ہوئی اور سپین کے تین بڑے شہروں VICTORIA, BILBAO, SAN SEBASTIAN سے گزرتے ہوئے رات نو بجے اپنے جائے قیام ہوٹل EL MOLINO پہنچے۔ بارڈر سے ہوٹل تک کا سفر 186 کلو میٹر کا سفر ایک پہاڑی سفر تھا۔ رات کی تاریکی میں پہاڑیوں پر بجلی کی روشنیوں میں آبادی کے مناظر بہت خوبصورت اور بھلے دکھائی دیتے تھے۔ پہاڑوں کے دامن میں وادیوں نے روشنیوں کا لباس پہنا ہوا تھا۔ بل کھاتی ہوئی سٹریٹ لائٹس ان مناظر کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جب آخری بار 1995ء میں براستہ فرانس سپین آئے تھے تو دوران سفر اسی ہوٹل میں رات کا قیام فرمایا تھا۔ اور حضور رحمہ اللہ کا قیام ہوٹل کے کمرہ نمبر 109 میں تھا۔ آج دس سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی دوران سفر اسی ہوٹل میں قیام فرمایا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کی رہائش بھی کمرہ نمبر 109 میں تھی۔

ہوٹل میں پہنچنے کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ آج کا مجموعی سفر 982 کلو میٹر تھا۔ صبح نو بجے پیرس، فرانس سے روانہ ہو کر رات نو بجے PANCURVO سپین پہنچے۔ گویا بارہ گھنٹے سڑک کے اوپر ایک تھکا دینے والا سفر تھا جو آخر رات 9 بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔

2 رجنوری 2005ء بروز اتوار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہوٹل EL Molino میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق یہاں سے میڈرڈ اور پھر آگے پیدرو آباد کے لئے روانگی تھی۔

صبح 9:50 بجے حضور انور ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کے بعد میڈرڈ (Madrid) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے میڈرڈ کا فاصلہ 330 کلو میٹر ہے۔ یہ سفر بھی پہاڑوں پر ہے۔ راستہ میں بہت کم میدانی جگہیں آتی ہیں۔ یہ سارا علاقہ بہت خوبصورت ہے اور برف پوش پہاڑوں سے ڈھکا ہے۔ پہاڑی پر بھی شہر اور قصبات آباد ہیں اور مختلف جگہوں پر سڑک بل کھاتی ہوئی جاتی ہے تو ہر آنے والا نیا منظر پہلے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر قلعے بھی نظر آتے ہیں جو مسلمانوں نے اپنے سات سو سالہ دور حکومت میں تعمیر کئے تھے۔

دوپہر ایک بجے میڈرڈ پہنچے۔ پروگرام کے مطابق مکرم مبارک احمد خان صاحب امیر جماعت سپین کے گھر نماز ظہر و عصر اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ حضور نے یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور بعدہٗ کھانا تناول فرمایا۔ اڑھائی بجے یہاں سے مسجد بشارت پیدرو آباد کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے پیدرو آباد کا فاصلہ 368 کلو میٹر ہے۔ دوران سفر ساڑھے چار بجے کے قریب راستہ میں ایک جگہ Tryp El Hidalgo (Tryp Hotel) رک کر چائے وغیرہ پی اور پھر آگے پیدرو آباد کے لئے روانگی ہوئی۔ شام ساڑھے چھ بجے کے قریب جب کہ قافلہ قرطبہ جانے والی مین ہائی وے پر رواں دواں تھا کہ پیدرو آباد گاؤں کے قریب دور سے ہی 'مسجد بشارت' سپین نظر آنی شروع ہوگئی۔ یہ مسجد مین ہائی وے سے بلندی پر ہے اس لئے دور سے ہی نظر آجاتی ہے۔ اور بہت خوبصورت لگتی ہے۔

6:20 منٹ پر حضور انور 'مسجد بشارت' پہنچے جہاں سپین کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور جب گاڑی سے اترے تو مبلغین کرام کلیم احمد صاحب، محبوب الرحمٰن صاحب اور صہور احمد خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور انور نے اس موقعہ پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ ان استقبال کرنے والوں میں ہمسایہ ملک پرتگال سے آنے والے احباب بھی موجود تھے۔ احباب جماعت سے مصافحہ کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔ بچیاں کورس کی شکل میں استقبالیہ نظم پڑھ رہی تھیں۔ جونہی حضور انور ان کے قریب آئے ان کی آواز دب گئی اور حضور انور کو دیکھتے ہی ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ ان سب نے پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ حضور انور کا سپین کا یہ پہلا سفر ہے۔ خواتین بھی سسکیاں لیتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلا رہی تھیں۔ آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ استقبال کا یہ منظر بڑا ہی روح پرور اور ایمان افروز تھا۔

اس کے بعد حضور انور مسجد اور مشن ہاؤس کے ساتھ ملحقہ اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

شام سات بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے مسجد، مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس اور بیرونی جگہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا اور مختلف امور کے بارہ میں موقع پر ہدایات دیں۔

اس معائنہ کے بعد آٹھ بجے کے قریب حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج کا سفر بھی مجموعی طور پر 700 کلو میٹر کے قریب تھا۔ اور لمبا سفر تھا۔ فرانس سے پیدرو آباد تک پہنچنے کے لئے سفر کا یہ دوسرا حصہ بھی بخیر و خوبی طے ہوا۔ اس طرح ان دو ایام میں پیرس (فرانس) سے 1700 کلو میٹر کے قریب سفر کر کے پیدرو آباد (سپین) پہنچے اور سپین کی سرزمین پر پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پڑے۔

ﻝﻝﻝﻝﻝﻝ

3 رجنوری 2005ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر مسجد بشارت سپین میں پڑھائی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے مشن ہاؤس اور مسجد کے بعض حصوں کا وزٹ کیا اور تعمیراتی پلاننگ کا جائزہ لیا اور موقع پر ہدایات دیں۔

گیارہ بجے حضور انور پیدل سفر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں دریا الکبیر گزرتا ہے جس پر ایک بیراج بنایا گیا ہے۔ اس بیراج تک حضور انور سیر کرتے ہوئے تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے مشن ہاؤس واپسی سوا بارہ بجے ہوئی۔

مکرم اکرم احمدی صاحب چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن (یورپین چیپٹر) لندن سے سپین آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے سیر سے واپس آنے کے بعد ان سے مشن ہاؤس، دفاتر اور مسجد کے بعض تعمیراتی کاموں سے متعلق گفتگو فرمائی اور موقع پر انہیں ہدایات دیں۔ سپین میں گزشتہ سال سے جو تعمیراتی کام ہو رہا ہے وہ ان کی نگرانی میں ہو رہا ہے۔

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بشارت میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ایک مقامی آرکیٹیکٹ نے مزید تعمیراتی منصوبہ کے تعلق میں بعض نقشہ جات تیار کئے ہوئے تھے۔ چار بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ان نقشہ جات کو ملاحظہ فرمایا۔ اس میٹنگ میں مکرم اکرم احمدی صاحب بھی موجود تھے۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پیدرو آباد قبرستان میں مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ سپین کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔

مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم سپین کے پہلے مبلغ تھے۔ آپ 1946ء میں سپین تشریف لائے اور اگست 1996ء میں وفات پائی۔ اس طرح پچاس سال تک آپ نے سپین میں خدمت کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ آپ نے انتہائی تکلیف دہ حالات میں کام کیا۔ آپ کو بار بار پولیس پکڑ لیتی اور کئی دن رات آپ کو حوالات میں گزارنے پڑتے۔ لیکن اسلام احمدیت کے اس بے خوف جرنیل نے ہمت نہیں ہاری اور تادم آخر اس ملک میں خدمت دین کا فریضہ بجا لاتے ہوئے بامراد ہو کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیین۔ دعا کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے اور اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔

سپین کی چھ جماعتوں غرناطہ، پیدرو آباد، متارس، میڈرڈ، والسیبیا اور بارسلونا کی 18 فیملیز کے 71 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں ہمسایہ ملک پرتگال سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ ملاقاتوں کے بعد سوا سات بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

4 رجنوری 2005ء بروز منگل:

حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر مسجد بشارت میں پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اور قرطبہ شہر دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

پیدرو آباد سے قرطبہ کا فاصلہ 33 کلو میٹر ہے۔ یہ شہر خلیفہ اعظم کے عہد میں مسلمانوں کا مایۂ ناز شہر تھا۔ اور بلحاظ شاندار عمارتوں، پرتکلف اور شائستہ طرز معاشرت اور عام علوم و فضائل کی وجہ سے تمام یورپ میں عدیم المثال تھا۔ قرطبہ ایک قلعہ بند اور عالی شان دیواروں سے محفوظ شہر تھا اور اس کے کوچہ و بازار نہایت خوش نما اور نفیس تھے۔ شمس العلماء، جو جمیع علوم کے ماہر تھے، نامور بہادر جنہوں نے سرزمین کفار میں نمایاں ترک تازیاں کیں، تجربہ کار اور جنگ آزما سردار غرضیکہ ہر فن کے ماہر موجود تھے۔ دنیا کے دور دراز حصوں سے طالبعلم، شاعر، ادب و سائنس و قانون کی تعلیم کے حصول کے لئے بکثرت آتے تھے۔

اس وقت شہر کی موجودہ حالت ہرگز اس قابل نہیں جس سے اس خوبصورتی اور شان کا اندازہ ہو سکے جو خلیفہ اعظم کے زیر حکومت اس کو حاصل تھی۔ چنانچہ موجودہ تنگ کوچہ و بازار جن کے دونوں طرف قلعی چونا کے پختہ مکانات نظر آتے ہیں اس کی گزشتہ وسعت اور خوبصورتی کا منا ہوا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے گیارہ بجے قرطبہ شہر سے گزرتے ہوئے 'مسجد قرطبہ' پہنچے۔ قرطبہ شہر کے میئر نے پولیس سیکورٹی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ پولیس نے مسجد کے قریب راستہ صاف کیا اور قافلہ کی کاروں کی حفاظت کرتے رہے۔

حضور انور جب مسجد قرطبہ کے بڑے بیرونی دروازہ سے داخل ہو کر مسجد کے اندرونی دروازہ پر پہنچے تو اندلس کے بشپ کے خصوصی نمائندہ چرچ کے پادری Manuel Nieto Oumplido نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ پادری علم تاریخ (History) کا ماہر ہے۔ یہ نمائندہ حضور انور کو مہمانان خاص کے ہال میں لے گیا۔ اس خصوصی ہال کا نام Sala Capitular

ہے۔ اور وہاں حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

اس نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو 1970ء سے جانتے ہیں۔ اور کہا کہ میرے آپ لوگوں کے ساتھ پرانے تعلقات ہیں۔ آپ کی مسجد کا افتتاح ایک بہت اہم فنکشن تھا۔ سات سو سال کے بعد یہ ایک بہت اہم event تھا۔ اس نے مزید کہا کہ وہ جماعت کے عقائد سے کافی متاثر ہیں اور کہا کہ اگر جماعت کی امن کی تعلیم کو پوری دنیا مان لے تو پوری دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس پادری کا استقبالیہ ایڈریس سپینش زبان میں تھا اور مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔

حضور انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بشپ کے نمائندہ نے جو باتیں کی ہیں وہ وسیع حوصلے والی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر مذہب نے یہ تعلیم دی ہے کہ ہر دوسرے مذہب کے جذبات کا خیال رکھو اور یہی تعلیم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے جس کو ہم نے مانا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح انہوں نے ہمارا گرمجوشی سے استقبال کیا ہے اسی طرح اگر ہر مذہب والے ایک دوسرے کا احترام کریں اور خیال رکھیں تو دنیا سے فساد اٹھ جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ تمام مذاہب کا اصل مقصد ایک خدا کی عبادت کرنا ہے۔ پس اگر تمام مذاہب والے خدائے واحد کی عبادت پر اکٹھے ہو جائیں تو تمام دنیا سے فساد ختم ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ نے بھی انہی دو باتوں کی تعلیم دی ہے۔ ایک خدائے واحد کی عبادت اور اس کا حق ادا کرنا اور دوسرا مخلوق خدا سے ہمدردی اور اس کا حق ادا کرنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہی ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام دنیا کے لوگوں کو امن سے رہنے اور ایک دوسرے کی باتیں برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کرے اور اسی پیغام کو لے کر آج جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہ بڑے حوصلے سے ہمیں یہاں لے کر آئے اور کھل کر باتیں کی ہیں۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس کے بعد پادری صاحب حضور انور کو اس مخصوص ہال سے مسجد قرطبہ کے محراب تک چھوڑنے آئے اور حضور انور سے مصافحہ کر کے رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ اس کے بعد حضور نے اس وسیع و عریض مسجد کے مختلف حصے دیکھے اور بعض جگہوں کی تصاویر بھی بنائیں۔ خصوصاً محراب والے حصہ کی اور جن جگہوں پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں ان کی تصاویر بنائیں۔ مسجد قرطبہ مسلمانوں کی شان و شوکت اور عظمت کا ایک نشان ہے۔

سپین کی فتح کے بعد عبدالرحمٰن اول نے 784ء میں مسجد کے لئے اس جگہ کو حاصل کیا اور مسجد کی تعمیر شروع ہوئی جو 786ء تک مکمل ہوئی۔ اس مسجد کے اندر محرابی حصوں میں پہلی بار سرخ اور سفید رنگ کا استعمال کیا گیا۔ اس زمانے میں عالم اسلام میں یہ پہلی مسجد تھی جس میں یہ سرخ و سفید رنگ استعمال کئے گئے تھے۔

اس مسجد کے بنیادی طور پر دو حصے تھے۔ ایک چوکور شکل کا ہال جو نماز کے لئے بنایا گیا اور دوسرا صحن تھا۔ بعد میں اس صحن کا نام مالٹوں والا صحن پڑ گیا کیونکہ اس میں مالٹے کے پودے بہت زیادہ لگائے گئے تھے۔ آج بھی اس صحن میں مالٹے کے پودے لگے ہوئے ہیں۔ عبدالرحمٰن اول کے بعد اس مسجد میں مزید توسیع ہوئی۔

سب سے پہلے عبدالرحمٰن دوم نے مسجد قرطبہ میں توسیع کی۔ اور ایک مینار بھی تعمیر کرایا اور ہال کے اندر ایسے انتظامات کئے گئے کہ آواز کی گونج پیدا ہو اور دور تک سنائی دے سکے۔

اس کے بعد الحاکم دوم نے مسجد میں مزید توسیع کی۔ پھر وزیر المنصور نے اپنے دور میں اس کو مزید وسعت دی اور یہ مسجد اپنے سائز میں کئی گنا وسعت اختیار کر گئی۔ 1236ء میں جب قرطبہ عیسائیوں کے قبضہ میں آیا تو اس وقت کے حکمران Fernando نے مسجد قرطبہ کو شہر کا چرچ بنانے کا اعلان کیا۔

اس کے بعد سولہویں صدی میں اس چرچ کے پادریوں نے تجویز پیش کی کہ مسجد قرطبہ کو مکمل طور پر منہدم کر کے اس کی جگہ ایک نیا چرچ تعمیر کیا جائے۔ مگر شہر کے لوگوں اور اس وقت کے رومن بادشاہ چارلس پنجم نے اس کی مخالفت کی۔ اس پر اس مسجد کے درمیان میں ایک کیتھیڈرل بنائی گئی اور مینار میں بھی تبدیلیاں کی گئیں۔ اب مسجد کے عین وسط میں یہ چرچ آج بھی موجود ہے۔ یہ چرچ صرف اتوار کے دن عبادت کے لئے کھلتا تھا اور یوں یہ مسجد بند رہتی تھی۔

1960ء میں یہ مسجد سیاحوں کے لئے کھولی گئی۔ چنانچہ اب روزانہ ہزار ہا کی تعداد میں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ مسجد اپنے دور کی سب سے بڑی مسجد تھی جس میں ہزار ہا آدمی نماز پڑھتے تھے۔

اس مسجد کی چھت پر مختلف رنگوں کے ساتھ نقش و نگاری کی گئی ہے جو بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ اس مسجد کی طرز تعمیر اپنی مثال آپ ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں قریباً پانچ سو سال تک اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور مسلمان پانچ وقت اللہ کی عبادت بجا لاتے رہے اور آج کسی مسلمان کو یہاں سجدہ تک کرنے کی اجازت نہیں اور اتنی سختی ہے کہ [illegible] ڈھانپ کر اندر جانے کی اجازت نہیں [illegible] ب یہ چرچ ہے اور چرچ میں سر ڈھانپ کر اندر نہیں جا سکتے۔ تاہم حضور انور اور وفد کا پورا احترام کیا گیا اور بطور خاص اس کا وزٹ ہوا اور ایسی کوئی پابندی نہیں کی گئی۔

مسجد کے بعد حضور انور مسجد قرطبہ کے بیرونی علاقہ میں چند سو گز کے فاصلہ پر مسلمانوں کے دور کا تعمیر شدہ "القصر" دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ ایک وسیع و عریض قلعہ ہے جو دفاع کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ حضور انور نے اس قلعہ کے مختلف حصے دیکھے۔ اس قلعہ کے باہر ایک خوبصورت باغ ہے، پھولوں کی کیاریاں ہیں، پانی کے حوض ہیں اور سینکڑوں فوارے ہیں جو اس باغ کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ حضور انور نے یہ حصہ بھی دیکھا۔ اس کے بعد دوپہر پونے ایک بجے حضور واپس پیدرو آباد تشریف لے آئے اور اپنے دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

چار بجے حضور انور پیدرو آباد سے پچاس کلومیٹر کے علاقہ میں ایک Olive Oil (زیتون کا تیل) تیار کرنے کی فیکٹری دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مل کے منتظمین نے اپنے آفس کے باہر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور زیتون کا آغاز سے لے کر تیل بننے تک کا تمام پراسس دکھایا۔ حضور انور کو باری باری تمام حصے دکھائے گئے اور آغاز اس جگہ سے کیا گیا جہاں مختلف کھیتوں سے ٹرالیاں زیتون سے بھری ہوئی مل میں پہنچتی ہیں۔ زیتون کے ساتھ ٹہنیاں اور پتے وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ ٹرالیاں ایک زمین دوز ٹینک میں اس کو الٹا دیتی ہیں۔ وہاں سے پھر مختلف مشینوں کے ذریعہ پراسس شروع ہوتا ہے اور پھر مختلف مشینوں اور مراحل سے گزرنے کے بعد سو فیصد خالص تیل نکل رہا ہوتا ہے۔ جو ساتھ ساتھ بڑے بڑے ٹینکوں میں بھرا جا رہا ہوتا ہے۔

حضور انور ساتھ ساتھ مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے اور مل دکھانے والے دوست ان کا جواب دیتے رہے۔ ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے سپینش سے اردو زبان میں ترجمہ کے فرائض سرانجام دئے۔

آخر پر مل کے منتظمین نے حضور انور کی خدمت میں زیتون کے خالص تیل کی بوتلیں پیش کیں اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد چھ بجے حضور انور واپس پیدرو آباد مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔ سپین کی چھ جماعتوں غرناطہ، پیدرو آباد، مسنتارس، میڈرڈ، والنسیا اور بارسلونا کی 16 فیملیز کے 48 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا سے آئے ہوئے دوست بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد بشارت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

ہمیں سچ اور حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے

کئی دنوں سے مذہبی شخصیات کے بیانات آرہے ہیں کہ پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ ہونا ضروری ہے ان شخصیات کو خدشہ ہے کہ پاسپورٹ پر مذہب کا خانہ نہ ہونے کی وجہ سے قادیانی الحرمین الشریفین میں داخل ہو کر یہود و ہنود کے لئے مخبری کر سکتے ہیں۔ ایک صاحب نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ سعودی عرب پہنچ کر گڑبڑ پھیلائیں گے۔

جب ہم سعودی عرب کی تاریخ کا اس زاویے سے مطالعہ کرتے ہیں کہ اس ارض مقدس پر اب تک فساد پھیلانے والے، سعودی حکمران خاندان کو نقصان پہنچانے والے اور سعودی عرب کی سالمیت کو خطرے میں ڈال کر سعودی حکومت کو کڑوے فیصلے کرنے پر مجبور کرنے والے وہ اشخاص ہیں جنہیں متفقہ طور پر مسلمان سمجھا جاتا ہے۔ جیسے ۱۔ سعودی حکمران شاہ فیصل کو گولی مارنے والا ایک مسلمان تھا۔ ۲۔ کعبہ میں جب امام مہدی کے ظہور کا واقعہ ہوا تو اس سانحہ میں اہم کردار ادا کرنے والے مسلمان تھے۔ اور ان کی سرکوبی کرنے والے بھی مسلمان تھے۔ ۳۔ حجر اسود کو چرا کر لے جانے والے بھی مسلمان تھے۔ ۴۔ آج تک حج کے دنوں میں جس گروہ نے سیاسی و مذہبی اختلاف کی بنا پر جو فساد کیا اُن ایام میں جب خون بہانا منع ہے وہ سب مسلمان تھے اور ایران کے شہری تھے۔ ۵۔ حالیہ بم دھماکوں کے پیچھے جس دہشت گرد تنظیم کا نام لیا جاتا ہے۔ اس کے بانی و ارکان سب مسلمان ہیں۔ ۶۔ جب عراق نے کویت پر حملہ کر کے قبضہ کرنے کی کوشش کی تب سعودی حکومت کو اپنی حفاظت کیلئے اور کویت سے عراقی فوجوں کو نکالنے کیلئے امریکی افواج کا مجبوراً تعاون حاصل کرنا پڑا۔ یوں سعودی عرب کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ اس فوجی تعاون میں اس ارض مقدس پر مختلف ممالک کے غیر مسلم فوجی نوجوان اپنے ساز و سامان کے ساتھ کثیر تعداد میں آئے۔ اور ان فوجی نوجوانوں کی مذہبی تربیت کیلئے غیر مسلم مبلغین ساتھ تھے۔ ان فوجی جوانوں کی تفریح کیلئے مشہور گلوکارہ بھی آئیں اور ان کی جسمانی تسکین کیلئے بڑی تعداد میں عورتیں بھی لائی گئیں۔ ابھی بھی کہا جاتا ہے کہ سعودی عرب کے بعض علاقوں میں ان امدادی دستوں کا حکم چلتا ہے۔

اتنی بڑی فوجی تعاون کرنے والے گروہ جس کے پاس جدید الیکٹرانک آلات حرب بھی ہوں، اسے اس ارض مقدس کے بارے میں کچھ جاننے کیلئے کسی تیسرے کو بطور ایجنٹ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ امدادی فوجی تعاون کرنے والا گروہ اپنا سیاسی اثر و رسوخ ہی نہیں رکھتا بلکہ جدید مواصلاتی نظام پر عبور بھی رکھتا ہے اور مواصلاتی نظام کو بطور مخفی ہتھیار کے استعمال کرنے کا بھی گر رکھتا ہے۔ ہمیں سچ اور حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے محض ذاتی اختلافات کی بنا پر اس حد کو نہیں توڑنا چاہئے کہ ہماری دانش مندی کا بھرم ہی ٹوٹ جائے۔ خیر اندیش۔ (رامس ثاقب لاہور)

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 25 دسمبر 2004ء)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

.............حکیم بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی

آج سے بیس سال قبل ماہ مارچ 1984ء کی ایک حسین دوپہر تھی۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا ہی چاہتا تھا۔ میں وقت سے کچھ قبل ہی مسجد کے لئے روانہ ہو پڑا۔ جب میں مسجد مبارک کے سامنے والے آہنی گیٹ کے پاس پہنچا۔ تو محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی بھی جو اپنے گھر سے مسجد کے لیے آرہے تھے مجھے مل گئے ہم دونوں ابھی گیٹ پر ہی تھے کہ مہمان خانہ کے گیٹ کے سامنے والے مکان سے یکدم رونے کی آواز آئی۔ ہم دونوں فکرمند ہوئے اور ایک نوجوان کو دوڑایا کہ معلوم کر کے آئے کہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے واپس آکر بتایا کہ مکرم چوہدری شریف محمد صاحب گجراتی وفات پا گئے ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ میں نے تو انہیں نماز ظہر کے بعد بازار سے آتے ہوئے دیکھا۔ یہ اچانک کیا ہو گیا۔ میں خود ان کے مکان پر پہنچا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ مرحوم کی ڈیوٹی آجکل صدر انجمن احمدیہ کی جائیدادوں کے کرایہ جات وصول کرنے کی تھی اور آپ تھوڑی دیر قبل بازار سے کرایہ جات وصول کر کے گھر آئے تھے۔ آتے ہی وصولیابی کا حساب تیار کیا اور اپنے بیٹے اکرم صاحب کو کہا کہ یہ کاغذ رکھو میں کل صبح دفتر کھلتے ہی یہ رقم جمع کرادوں گا۔ اور خود بیت الخلاء میں چلے گئے۔ واپس آئے تو حالت غیر ہو رہی تھی۔ مکرم محمد اکرم صاحب نے چارپائی پر لٹایا اور خود ڈاکٹر کیدارناتھ کو بلانے چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے آنے سے قبل ہی آپ اس دنیا سے ناطہ توڑ کر خدا تعالیٰ کی ابدی جنتوں کے سفر پر روانہ ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی ولد میراں بخش صاحب موضع شیخ پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپنے گاؤں میں ہی معمولی تعلیم حاصل کی۔ اور پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مدد کرنے لگے اس وقت جنگ عالمگیر ثانی شروع ہو چکی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی احمدی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کا مشورہ دیا تھا۔ اس تحریک پر چوہدری محمد شریف صاحب بھی ملٹری میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۴۵ء میں جنگ بند ہونے پر فوجی ملازمت سے فارغ ہو کر واپس آگئے۔ ۱۹۴۷ء میں جب پنجاب میں آزادی سے قبل ہی فسادات بھڑک اٹھے تھے اور ہزاروں مسلمان بے گھر ہو کر قادیان میں پناہ گزین ہو گئے تھے قادیان میں سرکاری طور پر پناہ گزینوں کا کوئی کیمپ نہ تھا ان افراد کے لئے قوت لا یموت کی حد تک جماعت احمدیہ انتظام کرتی تھی۔ چونکہ اسقدر زیادہ تعداد کو سنبھالنے کے لیے جس قدر عملہ درکار تھا وہ صرف قادیان کے خدام میں سے میسر نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے حضرت مصلح الموعودؓ نے جماعت ہائے احمدیہ پنجاب میں بھی تحریک کی تھی کہ نوجوان وقف کر کے قادیان آئیں۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھی اس تحریک پر قادیان آگئے۔ یہاں مختلف مقامات پر ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ انکی طبیعت بڑی سنجیدہ تھی۔ اپنے مفوضہ فرائض کو بڑی ذمہ داری اور سعدگی سے ادا کرتے تھے۔ ملک تقسیم ہو کر آزاد ہو گیا۔ فسادات کی آندھی آئی اور گذر گئی۔ جانے والے چلے گئے۔ سروں کا نذرانہ پیش کرنے والے قادیان میں مقیم رہ گئے۔ قادیان میں رہ پڑنے والے جملہ افراد کا کھانا لنگر خانہ میں ہی تیار ہوتا اور تقسیم ہوتا تھا۔ اس احتیاط کے طور پر کہ روزیہ امر چیک ہوتا رہے کہ آیا کوئی فرد کھانا لینے سے محروم تو نہیں رہ گیا۔ کھانا حاصل کرنے کیلئے ٹین کے ٹوکن تیار کئے گئے تھے۔ جو لنگر خانہ کے گیٹ کے باہر ایک کمرہ میں بورڈ پر لٹکے رہتے تھے چوہدری محمد شریف صاحب کی یہ ڈیوٹی ہوتی تھی کہ وہ وہاں موجود رہیں اور جو درویش کھانا لینے جائے اس کو اس کا ٹوکن بورڈ میں سے اتار کر دے دیں یہ ٹوکن کھڑکی پر جمع کرا کر ایک کس کا کھانا حاصل کیا جاسکتا تھا اس طرح جو ٹوکن آخر پر رہ جاتے ان کا پتہ کیا جاتا کہ آیا یہ درویش بیمار تو نہیں ہے کس باعث اس کا کھانا نہیں گیا کئی سال تک یعنی 1952 تک آپ یہ ڈیوٹی ادا کرتے رہے۔ بعد میں درویشان کی شادیاں ہو جانے اور کچھ پاکستان سے آجانے کے باعث حالات تبدیل ہو گئے تھے اور یہ سسٹم بند کر دیا گیا۔

درویشان کی شادیاں شروع ہوئیں تو پہلی چار شادیاں قادیان میں آئے ہندوستانی (یوپی سے) خاندانوں میں ہو گئی تھیں چوہدری محمد شریف صاحب کی شادی بھی بہار میں بھاگلپور میں ہوئی۔ اور اس کا اتنا اچھا اثر ہوا کہ اس گھرانہ کی دو مزید بچیاں بھی درویشان سے بیاہی گئیں اور آخر پر یہ پورا گھر بہار سے ہجرت کر کے قادیان آبسا۔ چوہدری محمد شریف صاحب کی اہلیہ کی چھوٹی بہن مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کے عقد میں آئیں اور ان سے چھوٹی مکرم غلام قادر صاحب ڈار کے عقد میں آئیں۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اور آپ کی اہلیہ وفات پا چکے ہیں باقی دونوں بہنیں اور مکرم غلام قادر صاحب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

چوہدری محمد شریف صاحب بڑے کفایت شعار تھے آپ نے اپنی محدود کمائی میں سے بچت کر کے اچھی خاصی جائیداد پیدا کی۔ اور ۱۲ مارچ ۱۹۸۴ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

آپ کے دو بھائی اور ایک بہن تھی۔ آپ کے والدین بھائی اور بہن سب وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹے اور بیٹیاں عطا فرمائے تھے سب شادی شدہ صاحب اولاد ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے آمین۔

مکرم قریشی سعید احمد صاحب
ولد قریشی عبدالکریم صاحب قادیان

ابتدائی درویشان میں سے تھے اور حلقہ مبارک درویشان سے تعلق رکھتے تھے یہ کئی مرتبہ بیان کیا جاچکا ہے کہ درویشان کے چار حلقہ جات تھے۔ ۱۔ حلقہ مسجد مبارک۔ یہ قادیان کی مقامی آبادی میں سے قادیان میں رہنے والے تھے انہیں صرف لنگر خانہ سے مفت کھانا اور پانچ روپے ماہوار جنوری 1948 سے ملنا شروع ہوئے تھے۔ ۲۔ حلقہ مسجد اقصیٰ وہ خدام تھے جو مختلف جماعتوں سے چند ماہ وقف کر کے آئے ہوئے تھے انہیں ان کی آمد کی ڈیٹ سے لنگر خانہ سے کھانا اور متفرق خرچ کیلئے پانچ روپے ماہوار ملتے تھے۔ ۳۔ وہ خدام جنہیں سلسلہ کی خدمت کیلئے لمبے عرصہ کیلئے بلوایا گیا تھا انہیں عام خادم کو پچاس روپے ماہوار اور ان کے نگران افراد کو 80 روپے ماہوار بالمقطہ گذارا ملتا تھا۔ ۴۔ وہ کارکن جو صدر انجمن احمدیہ کے مستقل ملازم تھے اور اپنے گریڈ کی تنخواہ پاتے تھے قریشی سعید احمد صاحب اپنے حلقہ کے دیگر درویشان کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض ادا کرتے رہے۔ دفاتر کی تنظیم نو میں مددگار کارکن کے طور پر خدمت کرتے رہے اور جب صدر انجمن احمدیہ نے بجٹ پر بار کم کرنے کی خاطر درویشان میں تحریک کی کہ وہ کوئی اپنا کاروبار کر کے اپنا گذارہ خود چلائیں اس طرح بجٹ پر بھار کم ہو جائے گا کئی اور درویشان کی طرح قریشی سعید احمد صاحب نے بھی فارغ ہو کر روئی دھنے کی مشین لگا کر روزی کمانا شروع کیا تھا اور درویشان کی شادیوں کی اجازت آجانے پر آپ کی شادی یوپی کے ایک شہر کربل میں مکرم منشی عبدالحفیظ صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی کربل ضلع اٹاوہ کی تحصیل ہے اور کانپور کے قریب ہے ان کی یہ اہلیہ شادی کے کچھ عرصہ بعد ٹی بی کے عارضہ میں مبتلا ہو گئی تھیں۔ آج کل اس بیماری کا شافی علاج دریافت ہو چکا ہے۔ اس وقت ابھی ایسا موثر علاج میسر نہیں آیا تھا۔ چنانچہ وہ چند سال علیل رہ کر وفات پا گئی تھیں۔ کچھ عرصہ تجرد میں گذارنے کے بعد آپ کی دوسری شادی ضلع انبالہ کے ایک گاؤں تلاکور میں مکرم حکیم محمد رمضان صاحب کی نواسی سے ہوئی یہ شادی ان کے لئے بڑے سکون اور برکت کا باعث ہوئی۔ اس میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے عطا فرمائے یہ سب شادی شدہ صاحب اولاد اپنے گھروں میں خوش و خرم زندگیاں گزار رہے ہیں دونوں بیٹے صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں ہیں۔ اور مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

فارغ ہو کر آپ نے روئی دھنے کی مشین لگا کر جو کام شروع کیا تھا یہ کام چل نہیں پایا۔ کیونکہ یہ صرف سردیوں کے سیزن کا کام تھا۔ گرمیوں میں کام نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا اس لئے آپ کام چھوڑ کر صدر انجمن احمدیہ کے گزارہ پر آگئے تھے چند سال قبل آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ بروقت طبی امداد میسر آجانے سے آپ کا بائی پاس اپریشن ہو کر صحت بحال ہو گئی تھی۔ اور آپ معمول کی زندگی گزار رہے تھے 1984 میں گورنمنٹ نے یکدم سارے پنجاب میں غیر معینہ وقت کیلئے بڑی سختی سے کرفیو لگا دیا۔ یہ کرفیو کئی ہفتوں تک جاری رہا۔ اس دوران قریشی سعید احمد صاحب پر دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا۔ اور قبل اس کے کہ آپ کو کوئی طبی امداد مل پاتی آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ایک ہنستے کھیلتے باغیچہ کو چھوڑ کر رفیق الاعلیٰ کی ابدی جنتوں کو سدھار گئے اناللہ وانا الیہ راجعون دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حضور بلند درجات سے نوازے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وفات مورخہ ۲۳ جون ۱۹۸۴ء تدفین بہشتی مقبرہ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۸۴ء۔

اعلان نکاح و تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ 29.11.04 کو خاکسار کے ہم زلف جناب حنیف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بنارس کی بڑی بیٹی عزیزہ لبنیٰ حنیف کا نکاح مکرم عمران احمد خان صاحب ابن مرحوم فرزند علی خان آف بنارس کے ہمراہ -/51000 اکاون ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس نے پڑھا اسی روز تقریب شادی بھی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (حبیب احمد انجینئر قادیان)

اعلان ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم رحمت اللہ سعیدی کو اللہ تعالیٰ نے شادی کے پانچ سال بعد اولاد سے نوازتے ہوئے لڑکا عطا فرمایا ہے حضور انور نے لڑکے کا نام "جری اللہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ظفر اللہ صاحب سعیدی مرحوم کا پوتا اور مکرم محمد عثمان صاحب جنگوی کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و تندرستی درازی عمر نیک صالح ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (قمر النساء بیگم اہلیہ محمد ظفر اللہ سعیدی شوراپور کرناٹک)

ہماری ناپید زندگی

لقمان قادر بہٹی متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

انسانی عمر کا یہ وقت جوکہ انداز اً ساٹھ سال ہے مختلف حالتوں اور منازل طے کرتا ہوا لحظہ بہ لحظہ لحہ بہ لحہ آخر الامر موت تک پہنچ جاتا ہے۔ وقت کے اس تجزیئے سے انسانی عمر کسقدر مختصر بے مایہ اور عارضی سی لگتی ہے حقیقت بھی یہی ہے لیکن انسان کس قدر نشۂ ہستی میں چور بادہ غرور سے مخمور تمکنت واحتشام کے ساتھ بیٹھا کیا کیا پروگرام بناتا رہتا ہے مگر جب اسکی اجل آجاتی ہے تو ایک ساعت نہ زیادہ جی سکتا ہے نہ کم اگر یہ ورلی زندگی ستر سال یا سو سال تک بھی ممتد ہو جائے تو پھر بھی یہ اپنی حقیقت کے لحاظ سے دو روزہ زندگی ہی ہے اس لئے اس پر کبھی تکیہ نہیں کرنا چاہئے۔

آیئے غور کریں ہماری زندگی کے ابتدائی اسٹیج پر ایک مولود نظر آتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ دیتا ہے اور پھر ایک وقت بعد وہ اپنے سفید بالوں اور منہ کی جھریوں کے ساتھ عصاء پیری ہاتھوں میں لئے ہوئے چلتے ہوئے نظر آنے لگتا ہے پھر اس کے بعد اس کو چلنے کی طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے پھر کسی دن یہ خبر آتی ہے کہ وہ اس دنیا سے چل بسا اور اس کی تمام وہ دولت جو اسکی دونوں مٹھیوں میں جمع ہو ہو کر ڈھیر بن گئی تھی اس دنیا میں ہی رہ گئی ہے۔

اسی طرح زندگی کے اسٹیج پر ایک چھوٹی سی ننھی منی بچی نظر آتی ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے مسرور شاد ماں اور پری نما دوشیزہ بن جاتی ہے اس کا حسن کیوں کر بیان کیا جائے مگر اُف یہ کیا ہوا اب وہ کمر جھکائے اضمحلال کی تصویر بنے مادی لکڑی کے سہارے اٹک اٹک کر چل رہی ہے اسکا رشکِ ماہ چہرہ کیا ہوا اس کے حسن و جمال کا کیا بنا وہ تو سب وقت کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ گیا اور اب وقت کے ایک ہی جھٹکے کے ساتھ وہ ہزاروں من مٹی کے نیچے مدفون ہو گئی اور اس کی یادیں جو باقی رہ گئی تھیں کچھ عرصہ بعد وقت کے جھونکوں کے ساتھ ساتھ مدھم سے مدھم تر ہوتی چلی جائیں گی۔

یہ ہے زندگی کی حقیقت اور اس ورلی زیست کی سرگذشت۔ دراصل ہم سب ہی وقت کی رو کے ساتھ ساتھ بہتے چلے جارہے ہیں وقت ایک سیل رواں ہے جو کبھی نہیں تھمتا یہ وہ بہتا پانی ہے جو کبھی کسی کے لئے نہیں رُکتا اگر کرہ ارض کی جنتری بھی نہ رہے تب بھی وقت نہیں تھمے گا بلکہ وہ چلتا ہی چلا جائے گا وقت کے اتھاہ سمندر کا ابتدائی کنارہ کہاں سے شروع ہوا اور کہاں تک اس کا ظرف پھیلتا چلا جائے گا یہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا اس واسطے کہ ہماری ورلی زندگی کی عمر وقت کے بے کراں سمندر کے مقابل پر اتنی مختصر اور حقیر ہے کہ شاید چھوٹے سے چھوٹا پانی کا قطرہ بھی بحر الکاہل کے مقابل میں اتنا حقیر اور مختصر نہ ہوگا۔

ہم اسی سیل رواں میں معرض وجود میں آتے ہیں پرورش پاتے ہیں چلتے پھرتے ہیں زندگی بسر کرتے ہیں اور پھر اسی میں بُوں کی طرح غائب ہو جاتے ہیں قسام ازل نے وقت کو بطور گواہ پیش کرتے ہوئے سورۃ العصر میں فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِی خُسْرٍ قسم ہے زمانے کی یا وقت کی کہ انسان یقیناً خسران اور گھاٹے میں ہے یعنی عمر کے لحاظ سے انسان ہر دم ہر پل خسارے میں جارہا ہے لوگ تو سمجھتے ہیں کہ بچہ اب دو سال کا ہو گیا ہے اب بیس سال کا جوان ہو گیا ہے مگر حقیقت اس کی مقررہ عمر میں اتنی ہی کمی آگئی اور دھیرے دھیرے وہ اپنی اجل کے قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے مگر سوال یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا انجام بلبلے کی طرح فنا ہی ہے۔

اگر فنا ہی تھا تو اسے عدم سے وجود میں لانے کیلئے اتنے پیچ و خم کی کیا ضرورت تھی اخراتنی بڑی کوشش کا کیا فائدہ۔ انسان تو اللہ تعالیٰ کی صفت کاری اور قدرت کا ایک شاہکار ہے کیا اس شاہکار کا حال یہی ہونا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہیں وہ لوگ جو اللہ کی ہستی پر اور اس کی بے پناہ اور بے انتہا قدرتوں پر ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجالا کر مضبوط جسم منظم دماغ اور مطمئن نفس کی حاصل کر لیتے ہیں وہ حیاتِ جاوداں اور خلد دو جہاں کو پالنے کا حق رکھتے ہیں جیسے فرمایا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی ہر انسان عمر کے لحاظ سے خسران میں ہے مگر ایمان لانے والے اور عمل صالح بجالانے والے بقا حاصل کرتے ہیں جیسے فرمایا گیا ہے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی یعنی اخروی زندگی اس اولی زندگی سے زیادہ اچھی اور باقی رہنے والی ہے۔ لیکن اخروی زندگی حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ اس ورلی زندگی کو سنوارا نہ جائے اخروی زندگی کو پانے کیلئے اس ورلی زندگی میں ہی خلوص لگن اور بہت محنت کرنے اور وقت کی قدر و قیمت کو پہچاننے کی ضرورت ہے۔

آیئے اس ورلی زندگی کو قیمتی بنائیں اور وقت کی قدر و قیمت کو معلوم کریں ہماری اس زندگی کا ایک بہار یعنی سال 2004 گذر گیا ہے غور کریں کہ ہم نے اس گذرنے والے سال میں کیا کھویا اور کیا پایا اپنے نفس کا آپ محاسبہ کریں گذرا وقت کبھی ہاتھ آتا نہیں۔ جو ہو گیا سو ہو گیا اب آیئے خدا کی ہستی اور اس کی بے انتہا قدرتوں پر قوی اور مضبوط ایمان لاتے ہوئے اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے منظم دماغ اور مطمئن نفس حاصل کرتے ہوئے اس سال 2005 کے شروع سے ہی حیات جاوداں اور خلد دو جہاں پانے کی کوشش میں لگ جائیں اس قیمتی وقت کو صحیح طور پر استعمال کریں Time is the money وقت ایک بہت بڑی دولت ہے۔ تخلیق کا مقصد ایک لازوال حسن ایک جاودانی مسرت اور ایک ابدی لذت کی پیدائش ہے جس کا حصول فنا فی اللہ کے مقام کے حصول کے ساتھ وابستہ ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ ہم سب کو وقت کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے مسرت جاوداں اور ابدی لذت حاصل کرتے ہوئے حیاتِ جاوداں اور خلد دو جہاں پانے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ ۞

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عزیزہ مسکان بیگم رکھا ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر دینی و دنیاوی ترقی کیلئے اور خاکسار کے شوہر کے کاروبار میں برکت اور مشکلات دور ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ساجنہ شفی احمد سندی ساونتواڑی مہاراشٹر)

فرقہ معتزلہ .... ایک تعارف

ایک روز حسن بصری رحمہ اللہ علیہ اپنے حلقے تدریس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا ”اے دین کے امام ہمارے زمانے میں ایک ایسی جماعت ظاہر ہوئی ہے جو مرتکب کبائر کو کافر قرار دیتی ہے ان کے نزدیک کبیرہ گناہ کا ارتکاب انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اور جماعت ہے جو مرتکب کبائر کو ڈھیل دیتی ہے اور کہتی ہے کہ ایمان کو کبائر کا ارتکاب کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اسی طرح جیسے کفر کے ساتھ اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں یہ لوگ مرجیہ ہیں آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں“؟

حضرت حسن بصری نے یہ سن کر ابھی جواب نہیں دیا تھا کہ واصل بن عطا نے کہا میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب مومن مطلق ہے نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ کافر مطلق ہے بلکہ وہ کافر اور ایمان کی منزلوں کے درمیان ہے نہ وہ مومن ہے نہ کافر۔

واصل یہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور مسجد کے ستونوں میں سے ایک کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور جو لوگ اس کے ساتھ اُٹھ آئے تھے ان کے ساتھ اپنے مسلک پر گفتگو کرنے لگا حسن بصریؒ نے یہ دیکھ کر کہا اعتزل عنا واصل کہ ہم سے الگ ہو گیا اسی وقت سے واصل بن عطا اور ان کے اصحاب کا نام معتزلہ پڑ گیا۔

معتزلہ کی ابتداء کے بارے میں یہ مشہور واقعہ تاریخ کی کتب میں ملتا ہے اور تواتر سے اس کا بیان اس واقعہ کو حقیقت کے قریب لے جاتا ہے کہ اس دور میں عقائد پر بحث ہوا کرتی تھی اور اس کے نتیجہ میں مختلف مکاتب فکر وجود میں آئے بعض مورخین اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ واصل حضرت حسن بصری کے جواب دینے سے پہلے بولا اور ان کا موقف سننے سے پہلے اپنا بیان کر کے از خود ہی الگ ہو گیا یہ بات واصل کی طبیعت میں سرکشی کو ثابت کرتی ہے مگر بعض کا خیال ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے موقف کا واصل کو پہلے سے علم تھا کیونکہ اس وقت علمی مباحثے ہوتے تھے اور حضرت حسن پہلے کسی وقت اس کا اظہار کر چکے ہوں گے جس کا علم واصل کو ہوگا۔ اس لئے واصل کسی اور کے کہنے سے قبل ہی وہ اپنے رائے ظاہر کر کے مجلس سے الگ ہو گیا۔ ایک گروہ کا یکلخت الگ ہو جانا بتاتا ہے کہ وہ سب اس سے قبل اس موضوع پر بات کر کے اتفاق رائے سے ایک موقف بنا چکے تھے۔

معتزلہ کی ابتدا کو کسی سن کے لحاظ سے بیان کرنا شاید ممکن نہ ہو مگر حسن بصریؒ کی وفات ۱۱۰ھ بمطابق ۷۲۸ء اور واصل کی ولادت ۸۰ھ کو مدنظر رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ معتزلہ کی ابتداء ۱۰۰ھ سے ۱۱۰ھ کے درمیان ہوئی ہوگی۔ رائج الوقت طریق استدلال سے قدرے ہٹ کر معقولیات اور فلسفے سے متاثر خیالات کا اظہار کرنے کی بناء پر معتزلہ کے عقائد میں عقلی دلائل کا استعمال زیادہ پایا جاتا تھا۔ عقل پر اس قدر زور ہونے کی بناء پر ان میں بعض ایسی باتیں بھی رائج ہو گئیں جو جمہور ائمہ کو ناپسند تھیں

معتزلہ نے اپنے آپ کو بچانے کیلئے یہ راہ اختیار کی کہ دربار تک رسائی حاصل کی جائے اگر ارباب حکومت ان پر مہربان ہو جائیں تو عوام کی مخالفت ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ اس پالیسی پر انہوں نے عمل کیا اور کامیابی حاصل کی۔

ان کی کوششیں اس وقت رنگ لائیں جب خلیفہ مامون الرشید نے ان کے تمام اصول و عقائد قبول کر لئے۔ مامون کی علم دوست شخصیت کا ہر کوئی معترف ہے مگر اس کی ذات سے وابستہ یہ جانبدارانہ رویہ کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے خلق قرآن کے مسئلے پر لوگوں کو بہت زیادہ تکالیف پہنچائیں حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل کو بھی پابند سلاسل کیا گیا۔ جملہ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ خلق قرآن کے مسئلے میں جتنی سختیاں کی گئیں ان کا تمام تر ذمہ دار قاضی ابن ابوداؤد ہی تھا جو معتزلی تھا معتزلہ نے اپنے عروج کے زمانہ میں جب حکومت وقت ان کے ساتھ تھی انہوں نے لوگوں کو اپنے عقائد منوانے کیلئے اس قدر سختیاں کیں کہ لوگوں کے دلوں میں ان کیلئے نفرت پیدا ہو گئی پھر زوال کے دور میں اسی قدر مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا اور اس دفعہ پر تشدد مخالفت تھی۔

عقائد:: اعتزال کی بنیاد پانچ عقیدوں پر ہے کسی بھی معتزلی کے لئے ان پانچوں پر یقین رکھنا ضروری ہے اگر کوئی ان میں سے ایک پر بھی ایمان نہیں رکھتا تو معتزلی نہیں کہلا سکتا اور وہ یہ ہیں۔ توحید باری تعالیٰ۔ عدل۔ وعد اور وعید۔ مرتکب کبیرہ کیلئے کفر و ایمان کے درمیان ہونے کا عقیدہ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (الانتصار ص ۱۲۶ مقالات اسلامیین جلد ۱ ص ۲۷۸)

معتزلہ کو بعض لوگوں نے فرقہ کا نام نہیں دیا بلکہ ان کو ایک مکتب فکر کہا ہے کیونکہ ابتدا میں ان کے پیش نظر کوئی خاص اصول نہ تھے بلکہ ایک خاص طرز استدلال کو معتزلہ کا نام دیا گیا جس میں معقولیت کا رنگ غالب ہوتا ہے ایک کی روایت ہے کہ معتزلہ نے اپنا نام عدل و توحید رکھا ہوا تھا۔ (العم اشاخ ص ۳۰۰، ۴۱۵، ۴۱۶)

اور بھی مورخین نے معتزلہ کو اہل توحید کے نام سے یاد کیا ہے عدل سے ان کی مراد نفی قدر ہوتی تھی یعنی انسان اپنے افعال و اعمال کا خالق خود ہے وہ اصل شر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں کرنا چاہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دفاع (صبح الاعشیٰ، ج ۱۳ ص ۲۵۱)

معتزلہ نے یونانی فلسفہ اور اسلام پر ہونے والے دیگر عقلی اعتراضات کا بھرپور دفاع کیا۔

(ہفت روزہ لاہور ۲۵ دسمبر ۰۴ء کے شکریہ کے ساتھ)

اپنی مجالس کا نام تلاش کیجئے

جن مجالس کی طرف سے تجدید فارم اور بجٹ فارمز دفتر کو موصول ہوئے ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

بجٹ و تجدید فارم:: کوریل، اندورہ، حیدرآباد، کوڈالی، رشی نگر، کالیکٹ ٹاؤن، کنور ٹاؤن، آڑاملی، کنور سٹی، کشن گڑ، کوڑیاتور، ترور، ساگر، پتھپریم، کیرنگ، کھردہ، منجری، وانیم بلم، پلورتی، کاکناڈ، کاواشیری، ایراپورم، منارکاڑ، ھدروہ، کڈلئی، موریاکنی، پیانگاڑی، گھنٹاسا، کوئمبتور،

نوٹ: جن مجالس کی طرف سے ابھی تک دفتر ملکی کو بجٹ و تجدید فارم موصول نہیں ہوئے وہ جلد از جلد دفتر ملکی کو ارسال کر دیں۔

(عاشق حسین غنائی سیکرٹری تجدید و مال مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت)

سالانہ مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ظہیر آباد

ممبرات لجنہ ظہیر آباد (آندھرا پردیش) کو مورخہ 16.1.05 مقامی اجتماع لجنہ و ناصرات کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ اجتماع مکرم اقبال احمد صاحب سیکرٹری مال ظہیر آباد کے مکان میں ۱۰ بجے اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ خاکسارہ نے کی۔ پہلی نشست کی صدارت خاکسارہ نے کی عہد کے بعد نظم سنائی گئی اور خاکسار نے چند ضروری امور پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد لجنہ کے علمی مقابلے ہوئے جس میں نومبائعین مستورات نے بھی حصہ لیا ٹھیک ۳ بجے پہلی نشست ختم ہوئی اور نمازیں پردہ کی رعایت سے جمع کرکے پڑھی گئیں اجتمائی کھانے کے بعد پھر اجتماع کی دوسری نشست شروع ہوئی۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم و محترم انوری بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب ظہیر آباد نے کی تلاوت نظم اور عہد کے بعد ناصرات اور اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے ان مقابلہ جات میں بھی نومبائعین بچیوں نے حصہ لیا مقابلہ جات کے بعد تمام حاضرین اجتماع کو چائے پیش کی گئی۔ اور اوّل دوئم سوئم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے نومبائعیات اور دو غیر احمدی بہنوں کو بھی حوصلہ افزائی کیلئے انعام دیئے گئے۔

خاکسار نے بہنوں کا شکریہ ادا کیا غیر احمدی بہنوں نے بہت اچھا تاثر لیا مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تمام بہنوں کا آپ نے شکریہ ادا کیا اور مستورات کو انکی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اجتماع شام ساڑھے سات بجے ختم ہوا نماز مغرب و عشاء با جماعت پڑھی گئی۔ (صفیہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

خدام الاحمدیہ بنگلور کے تحت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۹ جنوری ۲۰۰۵ کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ و انچارج دفتر صوبائی امارت کرناٹک نے کی۔ مکرم طاہر احمد آف گلبرگہ نے تلاوت اور ترجمہ سنایا مکرم مصدق احمد صاحب نائب قائد نے حدیث پڑھ کر سنائی جس کا ترجمہ مکرم وجاہت احمد صاحب نے سنایا۔ عہد خدام الاحمدیہ کے بعد مکرم آفتاب [illegible] خادم مسجد بنگلور نے نظم خوش الحانی سے سنائی بعدہ علی الترتیب مکرم قائد صاحب نے انگلش میں تقریر کی [illegible] صاحب نے نظم پڑھی عزیزم سعادت اللہ نے تقریر کی مکرم حمید الرحمٰن صاحب نے دُعا کے تعلق سے آنحضرتؐ کے ارشاد سنائے۔ خاکسار نے انگلش میں تقریر کی مکرم سلیم احمد صاحب آف کیرلہ نے نظم سنائی۔ صدر اجلاس نے خدام و اطفال کو نصائح کیں۔ (قائد مجلس خدام بنگلور)

سرکل بھاگلپور میں نومبائعین کے ہفت روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

مورخہ 7.11.04 تا مورخہ 13.11.04 جماعت احمدیہ کٹیامہ گھوڑ مارا اور بالکا تین مقامات پہ ہفت روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین کا انعقاد کیا گیا۔ مذکورہ ہر تین تربیتی کیمپوں میں جماعت احمدیہ کٹیامہ اسلام نگر۔ تیرہ مائیل، مونگیا چوک۔ چک بیر، بانکا، مجلس پور، بھڈیڈی، لشکری، گھوڑ مارا اور کٹوریہ کی کل گیارہ جماعتوں سے 52 نومبائعین نے شرکت کر کے استفادہ کیا۔ بعد نماز مغرب تا عشاء مختلف تربیتی عنوانات پر تقاریر اور مجالس سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا مکرم مولوی تمیز الدین صاحب معلم وقف جدید کٹیامہ مکرم مولوی سجاد حسین صاحب معلم وقف جدید بالکا اور مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب معلم وقف جدید گھوڑ مارا نے تربیتی اجلاسات درس و تدریس کا انتظام و اہتمام کیا۔ (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگل پور بہار)

ڈائمنڈ ہاربر میں لجنہ و ناصرات کا دوسرا سالانہ اجتماع

لجنہ و ناصرات ڈائمنڈ ہاربر سرکل کا دوسرا سالانہ اجتماع 15,16 جنوری 2005ء کو ڈائمنڈ ہاربر نیو بلڈنگ سینٹر میں منعقد ہوا اس میں ڈائمنڈ ہاربر بتھاری، کبیرہ، بانسرہ، ہوگلہ، موہنپور و بسنتو پور، باکرہ کی سولہ جگہوں سے لجنہ اور ناصرات نے شمولیت کی۔ افتتاحی تقریب کی صدارت محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ نے کی تلاوت قرآن کریم حدیث، عہد و نظم کے بعد مکرم ابو طاہر منڈل سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے پردے کی رعایت سے صدر لجنہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا صدر لجنہ بنگال نے اپنے خطاب میں ''اجتماع کی اہمیت اور برکات'' پر تفصیلی روشنی ڈالی اور جناب امیر صاحب بنگال و آسام نے مختصر نصیحت فرمائی اور دعا کروائی۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد دوسری نشست میں ناصرات کے علمی مقابلے ہوئے جس میں پانچ سے پندرہ سال کی بچیوں نے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

دوسرے دن صبح آٹھ بجے لجنہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے اسی طرح ناصرات کا کوئیز اور لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ دوسرے دن کی آخری نشست کی صدارت صدر لجنہ مغربی بنگال نے کی اس آخری اجلاس میں تلاوت نظم کے بعد صدر صاحبہ بنگال نیز جناب امیر صاحب بنگال نے ضروری امور پر روشنی ڈالی خاکسارہ صدر لجنہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل نے اجتماع میں شرکت کرنے والی تمام لجنہ و ناصرات کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد صدر لجنہ صوبہ مغربی بنگال، محترمہ راشدہ رحمٰن اور خاکسارہ صدر لجنہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل نے انعامات تقسیم کیے اس طرح اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ (مریم صدیقہ صدر لجنہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل)

حیدر آباد کی ڈائری

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے تحت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ۱۳ فروری ۲۰۰۵ کو صبح ساڑھے گیارہ بجے مسجد احمدیہ افضل گنج میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے صدارت کی مکرم حافظ عبد القیوم صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی مکرم شجاعت حسین صاحب کاچی گوڑہ نے خوش الحانی سے نظم سنائی بعدہ خاکسار کے علاوہ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان، مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون اور محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے تقریر کی اس کے بعد میٹرک اور انٹر میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو نقد انعامات اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ آخر میں سلام بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکرم مدثر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا سلام سے قبل ایک واقف نو عزیز مدثر احمد نے بھی نظم پڑھ کر سنائی آخر میں صدر اجلاس نے خطاب کیا اور دُعا کروائی۔ جلسہ میں حیدر آباد سکندر آباد کے مرد و خواتین نے شمولیت کی جلسہ کے اختتام پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

جلسہ سالانہ قادیان 2004 میں شمولیت کیلئے حیدر آباد سے تقریباً تین صد افراد جماعت قادیان دار الامان کیلئے تشریف لے گئے۔ حیدر آباد سے قادیان کیلئے ایک سپیشل ٹرین حضور انور کی شفقت و منظوری سے چلائی گئی اس سپیشل ٹرین میں جہاں اکثریت نومبائعین کی تھی وہاں پر آندھرا پردیش کی بعض پرانی جماعتوں کی بھی بڑی تعداد تھی اسپیشل ٹرین کا سفر بھی روحانیت سے بھرپور نہایت ہی عجیب و غریب تھا۔ پورا سفر جلسہ کا ہی سماں پیش کر رہا تھا۔ انتظام کے مطابق، پانچ وقتہ باجماعت نمازوں کے ساتھ ساتھ درس القرآن والحدیث دینی معلومات پر مبنی تربیتی تقاریر کے علاوہ نومبائعین کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات پوری ٹرین میں سنے جا رہے تھے۔

جماعت احمدیہ حیدر آباد جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے پورا سال اجلاسات منعقد کرتی ہے۔ ہر ماہ شہر کے مختلف مقامات پر ہفتہ واری تربیتی اجلاسات و دینی کلاسز کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے ماہ جنوری ۲۰۰۵ میں درج ذیل تربیتی امور سرانجام دیئے گئے۔ ☆۔ مورخہ ۸ جنوری ۲۰۰۵ کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا تربیتی تقریر کے بعد سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ ☆۔ مورخہ ۹ جنوری ۲۰۰۵ کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم حمید غوری صاحب صدر حلقہ فلک نما اور مکرم فاروق احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے تقاریر کیں۔ ☆۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد الحمد سعید آباد میں مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی صدارت میں تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم خواجہ معین الدین صاحب مکرم حفیظ الدین صاحب غوری صدر حلقہ فلک نما اور خاکسار نے تقریر کی محترم امیر صاحب نے احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی آخر میں محفل سوال و جواب بھی ہوئی۔ ☆۔ مورخہ ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ بی بی بازار میں تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے دینی مسائل سے متعلق بعض ضروری امور کی طرف متوجہ کیا۔ ☆۔ مورخہ ۱۶ جنوری کو مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی جلسہ کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید، نظم کے بعد مکرم مظاہر احمد صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب معلم وقف جدید، خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی محفل سوال و جواب بھی ہوئی۔ ☆۔ مورخہ ۱۶ فروری کو ہی بعد نماز مغرب مسجد الحمد سعید آباد میں تربیتی اجلاس ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب نے کی تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد مکرم خواجہ معین الدین صاحب، مکرم بشیر احمد آر ٹی سی، خاکسار نے تقریر کی آخر میں محفل سوال و جواب ہوئی۔ ☆۔ مورخہ 30.1.05 بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے اخلاق حسنہ اور اخلاقِ سیئہ کے بارہ میں احباب جماعت کو بتایا۔ علاوہ ازیں روزانہ دینی کلاسز کا الگ سے انتظام کیا گیا ہے جو معلم صاحب کے ذریعہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

نمایاں کامیابی پر تعلیمی وظیفہ

تعلیمی سال 05-2004 میں ذیل کی شرح سے دسویں اور بارھویں پاس کرنے والے وہ طلباء طالبات جو صوبہ کے تعلیمی بورڈ میں اسی فیصدی نمبرات حاصل کر کے کامیابی حاصل کریں گے ان کو تعلیمی وظائف کا حق دار قرار دیا جائے گا۔ میٹرک اسی فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس کرنے والے طلباء کو مبلغ 200 روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا جو 2400 روپے سالانہ ہوگا۔ بارھویں کلاس پاس کرنے والے طلباء جو 80 فیصدی نمبرات کے ساتھ پاس ہوں گے ان کو ماہانہ 300 روپے اور سالانہ 3600 روپے وظیفہ ادا ہوگا۔ مذکورہ زمرہ میں شامل ہونے والے اُمیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ذیل کے کوائف مکمل کر کے اپنی درخواست نظارت کو ارسال کریں۔ نئی کلاس میں داخل ہونے کا ثبوت متعلقہ سکول کالج کا سرٹیفکیٹ شامل کرنا ہوگا۔ جو طالب علم میٹرک یا بارھویں کے بعد اپنی تعلیم ترک کریں گے وہ اس وظیفہ کے حقدار نہ ہوں گے۔ جو امتحان پاس کیا ہے اس کا تصدیق شدہ مارک کارڈ شامل کرنا ہوگا۔ درخواست **تعلیمی وظیفہ** امیر جماعت/صدر جماعت احمدیہ کی معرفت آنی چاہیے۔

نوٹ:۔ آئندہ سے مڈل کے امتحان پاس کرنے والے طلباء کو اس زمرہ میں شامل نہ کیا جائے گا۔ (ناظر تعلیم قادیان)

جماعت احمدیہ سوئٹزر لینڈ کے ۲۲ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

☆حضور انور کی بنفس نفیس شرکت۔☆13اقوام کے 1393 مردوزن کی شمولیت

رپورٹ صداقت احمد مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا ۲۲ واں جلسہ سالانہ تین تا پانچ ستمبر ۲۰۰۴ کو زیورک کے قریب ایک قصبہ Forch کے سپورٹس کمپلیکس میں منعقد ہوا یہ پہلا موقعہ تھا کہ سوئٹزرلینڈ جماعت کے جلسہ سالانہ میں خلیفۂ وقت بنفس نفیس شامل ہوئے۔ اس لحاظ سے یہ جلسہ نہایت بابرکت اور تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔

سوئٹزرلینڈ کی جماعت نسبتاً چھوٹی جماعت ہے اس کی کل تجنید قریباً چھ صد نفوس پر مشتمل ہے اور جلسہ کی حاضری عموماً ساڑھے چار صد سے پانچ صد تک رہتی ہے جلسہ سالانہ کے انتظامات کیلئے ابتدائی انتظامیہ کمیٹی مقرر کی گئی جلسہ کی دیگر تیاریوں کے ساتھ ایک خوبصورت سٹیج تیار کیا گیا جلسہ میں نومبائعین کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ کافی تعداد میں نومبائعین نے شامل ہو کر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا حضور انور نے قریباً سب کو ہی الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھیاں بطور تحفہ دیں۔ غیر از جماعت مسلمان اور غیر احمدی بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں حاضر ہوئے۔ جلسہ کے جملہ پروگراموں کا جرمن زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں بھی حسب ضرورت ترجمہ کیا جاتا رہا۔ جلسہ میں تیرہ اقوام کے ۱۳۹۳ مردوزن کی رجسٹریشن ہوئی جو کہ ایک ریکارڈ حاضری ہے۔

حضور انور نے جلسہ گاہ پہنچ کر لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب سوئٹزرلینڈ نے قومی پرچم لہرایا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے شاندار طریق پر گونج اٹھی بعدہ حضور انور نے جلسہ کے ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے توسط سے ساری دنیا میں دکھایا گیا خطبہ کے ساتھ حضور نے بائیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ یہ جمعہ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے یہ پہلا جمعہ ہے جو سوئٹزرلینڈ سے براہ راست نشر ہوا۔

پہلا اجلاس:: پہلا اجلاس ۴ بجے سہ پہر مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ برطانیہ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب طاہر افسر جلسہ سالانہ نے تقریر کی مکرم خلیل الرحمٰن صاحب آف زیورک نے نظم پڑھی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

شام ساڑھے ۶ بجے حضور انور نے بچوں اور بچیوں کی کلاس لی بعدہ حضور انور کی موجودگی میں ۲۰۰۳ اور ۲۰۰۴ میں قرآن مجید مکمل کرنے والے بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور نے سب سے باری باری قرآن کریم سنا اور انعامات تقسیم فرمائے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور نے نمازیں پڑھائیں۔

جمعہ کے بعد اگلے روز نسبتاً ایک اور بڑے ہال کو جلسہ کے لئے تیار کیا گیا ۴ ستمبر کو نماز تہجد سے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا نماز فجر مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ نے پڑھائی اور درس دیا ساڑھے دس بجے مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مبلغ سلسلہ جرمنی کی زیر صدارت دوسرے اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ برطانیہ، مکرم ڈاکٹر قاضی شمیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ نے تقریر کی۔ ساڑھے بارہ بجے حضور انور نے مستورات کے اجلاس سے خطاب فرمایا یہ خطاب ٹیلیفون لائن کے ذریعہ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا۔ خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی اور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

تیسرا اجلاس:: تیسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم مولانا محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ کولون جرمنی ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جرمن زبان میں تقریر ایک سوئس احمدی مکرم محمد احمد اوپلیگر صاحب صدر جماعت بیرن، خاکسار، مکرم مولانا نعیم احمد وڑائچ صاحب آف ہالینڈ نے تقریر کی۔ ملاقاتوں کے بعد نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔

چوتھا اجلاس:: ۵ ستمبر کو مکرم بشیر احمد صاحب طاہر نے تہجد اور فجر پڑھائی اور درس حدیث دیا چوتھے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ کولون جرمنی نے ترکی میں تبلیغی دورہ کے درمیان اسیر ہونے کے حالات سنائے۔ بعدہ مکرم ولید طارق صاحب تارغسر امیر جماعت سوئٹزرلینڈ نے جرمن میں اور مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے بھی تقریر کی ساڑھے تین بجے غیر مسلم احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی۔

سوا چار بجے حضور انور جلسہ گاہ تشریف لائے نماز ظہر و عصر کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لائے اور اختتامی اجلاس شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا جو ٹیلیفون لائن کے ذریعہ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا۔ آخر پر حضور انور نے اختتامی دعا کروائی نماز مغرب و عشاء سے قبل حضور انور نے ذیلی تنظیموں اور نیشنل عاملہ سے الگ الگ میٹنگز کیں اور ہدایات دیں۔☆☆☆

بقیہ صفحہ (1)

بھی انسانی سوچ سے باہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کو سمجھا وہ آپ ہی ہیں جن کو اس کلام کا مکمل فہم اور ادراک حاصل ہوا یہ آپ کی ہی ذات ہے جس نے اس کے مختلف بطون کو سمجھا گویا خاتم النبیین کی ہی ذات ہے جس نے خاتم الکتب کو سمجھا بلکہ صحابہ کو بھی یہ شعور عطا فرمایا جس سے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان فرمائیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اخلاق قرآن مجید کے عین مطابق تھے قرآن مجید نے جو بھی احکام دئے وہ آپ نے کر کے دکھائے آپکی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قرآن مجید سے حد درجہ عشق تھا۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر قرآن مجید کی تلاوت فرمایا کرتے تھے رحمت کی آیات پر اور عذاب کی آیات پر رکتے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی خشیت کا اظہار کرتے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مجید کی تلاوت کو سنتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اہل قرآن، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔ اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس شخص سے محبت تھی جو قرآن کریم عمدگی سے پڑھا کرتا تھا۔ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی پیش فرمائے اور آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

طلباء کیلئے مفید معلومات::

آئندہ ہونے والے درج ذیل امتحانات میں آپ بیٹھ سکتے ہیں

☆۔نیشنل ڈیفنس اکیڈمی اور نیول اکیڈمی ایگزامینیشن ...... امتحان کی تاریخ 17 اپریل 2005

☆۔انٹیلیجنس بیورو میں اسسٹنٹ سینٹرل انٹیلیجنس آفیسرز کی بھرتی ...... امتحان کی تاریخ 17 اپریل 2005

☆۔AFMC پونا میں ایم بی بی ایس کے داخلہ کا امتحان ...... امتحان کی تاریخ 1 مئی 2005

☆۔آل انڈیا آیورویگیان سنستھان کے ذریعہ میڈیکل داخلہ کا امتحان ...... امتحان کی تاریخ 1 جون 2005

☆۔CBSE کے ذریعہ آل انڈیا انجینئرنگ داخلہ امتحان ...... امتحان کی تاریخ 8 مئی 2005

☆۔IIT کے ذریعہ جوائنٹ ایڈمیشن ٹیسٹ MSC ...... امتحان کی تاریخ 7/8 مئی 2005

☆۔بنارس ہندو یونیورسٹی کے ذریعہ میڈیکل داخلہ امتحان ...... امتحان کی تاریخ 12 جون 2005

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنده الله ماجور ہوں
نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion
Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office : 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara,
Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15407: میں پی محمد یوسف ولد مکرم احمد کٹی قوم مسلم پیشہ معلم وقف جدید عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت 1973 ساکن مریاکنی ڈاکخانہ تھروابام کونو ضلع پالاکاڈ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.3.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 25 سینٹ زمین معہ ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ اس وقت ایک سینٹ زمین کی قیمت -/5000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ کچھ زمین والد صاحب مرحوم کے نام موجود ہے اور وہ قابل تقسیم ہے۔ بعد تقسیم اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کی جائے گی اس وقت خاکسار بطور معلم وقف جدید انجمن احمدیہ کام کر رہا ہے۔ اس وقت خاکسار کی تنخواہ مع الاؤنس -/3563 روپے ہے اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت مورخہ 1.3.03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد۔ ٹی شفیق احمد مبلغ سلسلہ　　العبد۔ پی محمد یوسف　　گواہ شد۔ این شیخ محی الدین موریاکنی

وصیت نمبر 15408: میں فضل احمد ملکانہ ولد مکرم رشید احمد ملکانہ قوم راجپوت عمر 28 سال پیشہ تجارت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان مع زمین 13 مرلے عقب بیوت الحمد کالونی قادیان خسرہ نمبر 67R/4/1/1 قیمت اندازاً 13,00000 پلاٹ دس مرلے ہرچوال روڈ قادیان (ڈاکٹر منور علی صاحب مرحوم کے مکان کے ساتھ) خسرہ نمبر 66/3/1 قیمت اندازاً 160000۔ پلاٹ 9 مرلے چھوٹا ننگل ہرچوال روڈ خسرہ نمبر 21R/20/1 قیمت اندازاً 250000۔ اراضی دو ایکڑ نیل کلاں ہرچوال روڈ پر خسرہ نمبر 24R/13/25 قیمت اندازاً -/1385000 میزان 28,70,000 میرا گزارہ آمد از جائیداد و تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ رشید احمد ملکانہ قادیان　　العبد۔ فضل احمد ملکانہ　　گواہ شد۔ مبشر احمد بدر

وصیت نمبر 15409: میں طیب ٹی ایچ ولد مکرم حمید ٹی ایچ قوم مسلم پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 88-7-16 ساکن کاکناڈ ڈاکخانہ تھریکاکارا ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.7.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار فی الحال طالب علم ہے۔

میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ　　العبد۔ طیب ٹی ایچ　　گواہ شد۔ وی اے محمد

وصیت نمبر 15410: میں سی جی عبد الکریم ولد مکرم اے کے محمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ٹاؤن ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28.3.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 14 سینٹ نمبر 60/4 جس میں دو بھائی حصہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/11000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ ایم ناصر احمد مبلغ سلسلہ　　العبد۔ سی جی عبد الکریم　　گواہ شد۔ محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15411: میں روحی فرحت زوجہ فاروق احمد فضل قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29.8.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ حق مہر -/25000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ہار دو عدد وزن 24.850 گرام انگوٹھی 2 عدد 4.270 گرام۔ کانٹے 2 جوڑی 13.050 گرام نتھ وغیرہ 3.600 گرام کل وزن 45.770 گرام کل قیمت اندازاً -/27233 چابی کا چھلا نقرئی 14.600 گرام قیمت اندازاً 240 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ۔ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ محمد انور احمد قادیان　　الامۃ۔ روحی فرحت　　گواہ شد۔ فاروق احمد فضل قادیان

وصیت نمبر 15412: میں فاروق احمد فضل ولد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی منقولہ اور غیر منقولہ فی الحال کوئی جائیداد نہیں اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں تو خاکسار اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دے گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3198 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ مظفر احمد فضل قادیان　　العبد۔ فاروق احمد فضل　　گواہ شد۔ شکیل احمد طاہر قادیان

وصیت نمبر 15413: میں محمد شمشاد علی بادل ولد مکرم محمد نذر الاسلام صاحب قوم شیخ پیشہ معلم عمر 30 سال تاریخ بیعت فروری 1996 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ذاتی زمین چار مرلہ واقع ننگل ہے۔ والدین حیات ہیں۔ لیکن سب غیر احمدی ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2935 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ سید عامر علی قادیان　　العبد۔ محمد شمشاد علی بادل　　گواہ شد۔ محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15414: میں کے اے محی الدین ولد مکرم کے بی عبد اللہ صاحب قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 27 سال تاریخ بیعت 17 مئی 2002ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے والد صاحب وفات پا چکے ہیں اور والدہ صاحبہ حیات ہیں لیکن مجھے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے کوئی جائیداد نہیں ملی۔ خاکسار کی کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں جامعۃ المبشرین قادیان میں زیر تعلیم ہوں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ماہانہ وظیفہ 876 روپے ملتا ہے مبلغ 300 روپے ماہوار پر چندہ وصیت ادا کروں گا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ ایم ابوبکر قادیان　　العبد۔ کے اے محی الدین　　گواہ شد۔ رفیق احمد بیگ قادیان

وصیت نمبر 15415: میں علی محمد خان ولد مکرم محمد اکبر خان صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں جامعۃ المبشرین میں زیر تعلیم ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ باسط رسول ڈار قادیان　　العبد۔ علی محمد خان　　گواہ شد۔ ظفر اقبال قادیان

مصر بھی اب امریکہ کی نگرانی میں

بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے معائنہ کار اس وقت مصر میں ایک تجربہ گاہ کا معائنہ کر رہے ہیں جس میں پلاٹینم کو دوبارہ افزودہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ خدشہ ہے کہ اس کا استعمال ایٹمی بم بنانے میں کیا جاسکتا ہے۔ معائنہ کار اس لئے اس تجربہ گاہ کا معائنہ کر رہے ہیں تاکہ معلوم ہوسکے کہ اس کا استعمال کیا گیا ہے کہ نہیں مصر کو حال ہی میں اقوام متحدہ کی ایٹمی توانائی ایجنسی کی نگرانی کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے مصر کے وزیر اعظم نے بار بار کہا ہے کہ ان کا نیوکلائیائی پروگرام پرامن استعمال کیلئے ہے۔

انیسویں صدی کا سوامی نارائن مندر سیکس سکینڈل کے دائرہ میں

گجرات کے انیسویں صدی میں تعمیر ہونے والے سوامی نارائن مٹھ کے کئی سادھو ان دنوں سیکس سکینڈل کے دائرے میں ملوث ہیں ان پر اس کے علاوہ ایک سادھو کو قتل کرنے کا الزام بھی ہے۔ تلاشی کے دوران ان کے پاس سے فحش مواد اور سی ڈیز وغیرہ پولیس کو دستیاب ہوئیں۔

عراق میں انتخاب کے بعد انتشار کی کیفیت

فروری کے پہلے ہفتہ میں ہونے والے انتخابات کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عراقی مسلمان اس انتخاب کے نتیجہ میں آپس میں بری طرح تقسیم ہوکر رہ گئے ہیں۔ یہاں تک کہ انتخاب کے متعلق شیعہ علماء نے بھی مختلف فتوے صادر کئے ہیں۔ ان میں بعض تو امریکی انتظام کے تحت کرائے جانے والے انتخاب کے حق میں فتوے صادر کرچکے ہیں اور بعض ان کے خلاف۔ عام مسلمان سنی اور شیعہ ان فتووں کے نتیجہ میں سخت پریشانی کا شکار ہیں کہ کس عالم دین کے فتوے کو اسلام کے مطابق قرار دیا جائے اور کس کو غیر اسلامی۔

اگرچہ نئی حکومت کے لئے انتخابات مکمل ہوگئے ہیں اور ایک حد تک اس کا قیام بھی عمل میں آگیا ہے لیکن پھر بھی عراق میں مسلسل تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ان حملوں میں امریکی افواج پر حملوں کے ساتھ ساتھ مسلم شیعہ اور سنی انتہا پسند کو اپنے اندرونی دشمنوں پر بھی حملے کر رہے ہیں یہ چیز ایک اعتبار سے امریکی افواج کو اور ان کی پالیسیوں کو تقویت دینے والی ہے عراقی مسلمان تو ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں لیکن بیرونی دنیا اس بات سے حیران ہے کہ مختلف فرقوں کے مسلم علماء کی طرف سے جاری کردہ یہ فتوے بیک وقت کس طرح سچے ہوسکتے ہیں۔

مسلم مستورات نے اپنا الگ پرسنل لاء بورڈ بنایا

گزشتہ دنوں مسلم عورتوں نے اپنے لئے ایک الگ مسلم پرسنل لاء بورڈ کا قیام عمل میں لایا ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی قیادت کے ذریعہ بطور خاص اور مسلسل ان کے مفاد کی ان دیکھی اور ان کے حقوق و نظریات کی پرواہ نہ کرنے اور ان کی نمائندگی صرف برائے نام رہ جانے کے باعث انہوں نے اپنے بہبود کی خاطر اپنا الگ پرسنل لاء بورڈ بنایا ہے۔

آل انڈیا مسلم مہلا پرسنل لاء بورڈ کے نام سے قائم اس ادارہ میں گجرات سے زکیہ جعفری لکھنؤ سے شائستہ عنبر، صابرہ حبیب ، پروین عابدی، ممبئی نے سائرہ جہاں، ایس نگار، حمیدہ سلطان اورنگ آباد سے شاہجہاں فردز، دلی سے ڈاکٹر یو جمال، علی گڑھ سے ڈاکٹر یوانور، الہ آباد سے ڈاکٹر نورالحسن، سیتاپور سے شیریں جعفری بارہ بنکی سے چھوٹی بیگم، عامر حیدر نامزد کئے گئے ہیں گذشتہ دنوں مشترکہ بیان میں نئے قائم شدہ مسلم پرسنل بورڈ کی صدر شائستہ عنبر اور جنرل سیکرٹری پروین عابدی نے اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے کہ لگاتار مسلم عورتوں کے ذریعہ مسلسل مل رہی تائید کے بل پر ہی اس ادارہ کی تشکیل دی جاسکی ہے۔

ہماری تاریخ :

”کپورتھلہ کی جماعت دُنیا میں ہمارے ساتھ ہے اور قیامت میں بھی ہمارے ساتھ رہے گی“

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

تاریخ سلسلہ احمدیہ میں جماعت کپورتھلہ کو اپنے اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عشق ومحبت میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے اور اس جماعت کی قربانیاں ایک غیر معمولی رنگ رکھتی ہیں۔ اس جماعت کے تمام افراد میں قربانیوں کیلئے باہم رشک اور جذبہ مسابقت تھا۔ اس قسم کے اُن کے رشک کے بعض واقعات ایک لذیذ ایمان پیدا کرتے ہیں۔ ان میں باہمی اخوت ومحبت کا بے نظیر جذبہ تھا گویا کہ وہ ایک بنیان مرصوص ہیں۔ کبھی ان کو کسی دوسرے سے شکایت ہوتی تو کسی دنیوی امر سے نہیں بلکہ اسی قربانی کے سلسلہ میں ہوتی تھی۔ مثلاً ایک دفعہ لدھیانہ میں حضور نے منشی ظفر احمد صاحب سے فرمایا کہ ایک اشتہار کی اشاعت کی ضرورت ہے کیا آپ کی جماعت ساٹھ روپے دینے کی متحمل ہوسکے گی؟ منشی صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور کپورتھلہ پہنچ کر اپنی اہلیہ کا سونے کا زیور فروخت کرکے ساٹھ روپیہ لے کر اُڑ گئے اور رقم پیش کردی چند روز بعد منشی روڑا صاحب لدھیانہ گئے تو حضورؑ نے ان سے فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر امداد کی۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمیں تو پتہ ہی نہیں اور منشی ظفر احمد صاحب سے بہت ناراض ہوئے اور حضور سے عرض کیا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت دشمنی کی کہ ہم کو نہیں بتایا۔ منشی روڑا صاحب ایک عرصہ تک منشی ظفر احمد صاحب سے ناراض رہے کہ اس قربانی میں وہ شریک نہ ہوسکے تھے یہ تھی روح جماعت کپورتھلہ کی قربانیوں میں۔

جماعت کپورتھلہ کی اہمیت اس لحاظ سے بھی ہے کہ کپورتھلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی نشانات ظاہر ہوئے سب سے بڑا نشان وہاں کی مسجد کے متعلق ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اگر ہمارا سلسلہ سچا ہے تو یہ مسجد تم لوگوں کو مل جائے گی چنانچہ بالآخر مقدمہ میں جماعت احمدیہ فتح یاب ہوئی۔

ایک صداقت کا نشان حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب نے بیان کیا کہ اس ریاست کے موضع شیرانوالی کے مہتاب نام احمدی نے جس سال اس گاؤں میں سخت طاعون پڑی اپنے کوٹھے پر کھڑے ہوکر یہ اعلان کیا کہ اے لوگو! جس نے طاعون سے بچنا ہے وہ میرے گھر میں داخل ہوجائے اس پر بہت سے غیر از جماعت افراد ان کے گھر میں آگئے۔ موصوف نے دُعا کی کہ اے اللہ! اگر تیرا مسیح سچا ہے تو ان کو طاعون سے بچالے۔ خدا کی قدرت جو لوگ ان کے گھر میں آئے اُن میں سے کوئی بھی طاعون سے نہ مرا، نہ بیمار ہوا گاؤں کے اور بہت سے لوگ مر گئے۔ کپورتھلہ کی جماعت کی یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جماعت کو تحریری بشارت دی کہ کپورتھلہ کی جماعت دُنیا میں ہمارے ساتھ ہے اور قیامت (یعنی جنت) میں بھی ہمارے ساتھ رہے گی

(اصحاب احمد جلد دہم صفحہ 20 سن طباعت 1985ء)

معاصرین کی آراء

اعلیٰ تعلیم کے نام پر دھوکہ دھڑی

سپریم کورٹ نے چھتیس گڑھ میں غیر سرکاری یونیورسٹی کو اجازت دینے والے قانون کو منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے یہ کوئی عام بات نہیں کہ کسی ریاستی حکومت کے ذریعہ ایک غیر موافق قانون بنادیا جائے اور پھر اس قانون کی بنیاد پر ایک دو نہیں بلکہ سو سے بھی زیادہ غیر سرکاری یونیورسٹیز کی بنیاد کا راستہ ہموار ہو لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ چھتیس گڑھ کی موجودہ حکومت نے اپنے من چاہے طریقے سے قانون بنائے۔ کوئی نہیں جانتا کہ مرکزی حکومت نے یونیورسٹیز سے متصل امدادی اداروں کے معاملہ میں جلد از جلد مداخلت کرنے کی ضرورت کیوں نہیں سمجھی؟ اس تعلق میں یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ چھتیسگڑھ میں نہ جانے کتنی ایسی یونیورسٹیز بنادی گئی ہیں جو دو دو کمروں والی عمارتوں میں چل رہی ہیں اسے اعلیٰ تعلیم کے نام پر کی جارہی دھوکہ بازی ہی کہا جائے گا ایسا نہیں ہے کہ صرف چھتیسگڑھ کی سابقہ سرکار ہی اعلیٰ تعلیم کے نام پر بڑے پیمانہ پر ان غیر قانونی کاموں میں ملوث ہے بلکہ باقی دیش میں بھی اعلیٰ تعلیم کی حالت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے بلاشک اب وہ وقت آگیا ہے کہ تعلیمی خصوصیات پر غور کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو حوصلہ دلایا جائے لیکن اس کے معنی ہرگز یہ نہیں ہوسکتے کہ غیر سرکاری اداروں کو اپنی کھلی من مانی کرنے کی چھوٹ دے دی جائے یہ بدقسمتی ہی ہے کہ چھتیسگڑھ میں بڑے پیمانہ پر اعلیٰ تعلیم کا مذاق اڑایا جارہا ہے اس بات میں پورے طور سے چھتیسگڑھ کی سرکار کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا کہ اس نے غیر سرکاری یونیورسٹی کے قانون کے متعلق عدالت میں اپنا دفاع قابل تسلی طریق پر نہیں کیا یہ اس قانون کی غلطیوں کا ہی نتیجہ تھا کہ سپریم کورٹ نے اس قانون کو منسوخ کرنے کا حکم جاری کیا۔ اب جب ہائی کورٹ نے چھتیسگڑھ میں پیمانوں کے برعکس غیر سرکاری یونیورسٹی کی رجسٹریشن کو رد کردیا ہے تب پھر یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ ایسے طریق جاری کئے جائیں جس سے کہ مستقبل میں اس طرح کی یونیورسٹیز نہ کھل سکیں کم از کم اب تو ایسے قوانین بنا ہی دینے چاہئیں جن کی خلاف ورزی نہ کی جاسکے اور یہ خیال ہمیشہ رکھنا ہوگا کہ جو بھی غیر سرکاری یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی جائے وہ نہ صرف اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرے بلکہ حقیقۃً ایک اعلیٰ تعلیم دینے کیلئے فائدہ رساں ثابت ہوں۔ ایسے قوانین مرتب کرنے کی ضرورت ہے جس سے کہ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں ایسے لوگ مداخلت نہ کرسکیں جن کا مقصد محض لوٹ پاٹ کرنا اور اعلیٰ تعلیم کے نام پر دکانیں چلانا ہے۔ (دینک جاگرن ۱۳ فروری ۲۰۰۵)

درخواست دُعا

خاکسار کی مامی محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ محترم عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہبلی (کرناٹک) کسی کام سے موٹر سائیکل پر اپنے بیٹے کے ہمراہ جارہی تھیں کہ اچانک پیچھے سے ایک ٹرک نے ٹکر لگادی جس کی وجہ سے دونوں افراد کو چوٹیں آئیں محترمہ صاحبہ کے ایک پیر میں شدید زخم آئے فوری انہیں ہسپتال لے جایا گیا جہاں ان کی پلاسٹک سرجری کا آپریشن کیا گیا ہے۔ تمام احباب کرام سے موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(کرشن احمد قادیان کارکن فضل عمر پریس قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 Tuesday 8 March, 2005 Issue No 10

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

جلسہ سالانہ قادیان 2004ء کے موقع پر معززین کے پیغامات

محبت شانتی اورانسانیت کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ کی مساعی فی الحقیقت قابل تعریف ہے

ولاس راؤ دیس مُکھ وزیر اعلیٰ صوبہ مہاراشٹر

मुख्य मंत्री
महाराष्ट्र राज्य

मंत्रालय, मुंबई ४०० ०३२ दूरध्वनी ...

शुभकामनाएँ ८ दिसंबर २००४

श्री. अकील अहमद सहारनपुरी प्रचार प्रमुख अहमदिया पंथ सोलापुर महाराष्ट्र प्रांत के द्वारा यह जानकर प्रसन्नता हुई कि अहमदिया मुस्लिम जमाअत की ओर से हर वर्ष की भाँति इस वर्ष भी अहमदिया पंथ के केन्द्र कादियान (जिला गुरुदासपुर, पंजाब) मे दि.२६ से २८ दिसंबर २००४ तक तीन दिवसीय ११३ वाँ वार्षिक विश्वव्यापी "सर्व धर्म सम्मेलन" आयोजित किया जा रहा है.

समाज मे प्रेम शांति एवं मानवता को स्थापित करने के उद्देश्य से श्री.मिर्जा गुलाम अहमद कादियानी व्दारा स्थापित यह संस्था अपने उद्देश्य की पूर्ति हेतु विश्वस्तर पर प्रयास कर रही है. संस्था का यह कार्य सचमुच प्रशंसनीय है.

मुझे विश्वास है कि "सर्व धर्म सम्मेलन" के उपलक्ष्य में सभी धर्मो के लोगों को एक मंच पर लाने का अहमदिया मुस्लिम जमाअत का प्रयास आपसी भेदभावों को मिटाने की दृष्टि से उपयोगी साबित होगा.

आयोजन के पूर्ण रुप से सफल होने के लिए श्री. मौलाना मो. इनाम गोरी साहेब राष्ट्रीय सचिव सुधार समिति एवं श्री. जहीर अहमद खादिम राष्ट्रीय प्रचार सचिव भारत को बधाई तथा आयोजन में सम्मिलित देश-विदेश के समस्त "धार्मिक विद्वानों एवं श्रध्दालुओं" को शुभकामनाएँ.

(विलासराव देशमुख)

جناب عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور مہاراشٹر کے ذریعہ مجھے یہ جان کر خوشی حاصل ہوئی کہ مسلم جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر سال کی طرح اس سال بھی جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان (ضلع گورداسپور۔ پنجاب) میں 26 سے 28 دسمبر تک سہ روزہ سالانہ بین الاقوامی جلسہ ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' منعقد کیا جارہا ہے۔ دنیا میں محبت، شانتی اور انسانیت کے قیام کے مقصد سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کے ذریعہ قائم یہ جماعت اپنے مقصد کی تکمیل کی خاطر عالمی سطح پر کوششیں کررہی ہے۔ جماعت کی مساعی فی الحقیقت قابل تعریف ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' کے نتیجہ میں سبھی مذہبوں کے لوگوں کو ایک سٹیج پر لانے کی احمدیہ مسلم جماعت کی کوشش آپسی کینہ وبغض کو مٹانے کے نظریہ سے بہت موزوں ثابت ہوگی۔ جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کیلئے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ کو مبارکباد اور دیس ودیش کے سبھی دھارمک ودوانوں اور عقیدتمندوں کے تئیں میری نیک خواہشات ہیں۔ (وِلاس راؤ دیس مُکھ وزیر اعلیٰ صوبہ مہاراشٹر)

शिवराज पाटील
SHIVRAJ V. PATIL
गृह मंत्री, भारत
HOME MINISTER, INDIA
22, दिसम्बर 2004

संदेश

मुझे यह जानकर अत्यन्त हर्ष हो रहा है कि प्रत्येक वर्ष की भांति इस वर्ष भी अहमदिया पंथ,(सोलापुर के तत्वावधान में) पंजाब के कादियान में 26 से 28 दिसम्बर, 2004 तक 113वें "सर्वधर्म सम्मेलन" का आयोजन किया जा रहा है। इस सम्मेलन में साम्प्रदायिक घृणा को समाप्त करने हेतु विचार-विमर्श होगा जिससे समाज के सभी वर्गों के लोग लाभान्वित होंगे।

मैं इस तीन दिवसीय "सर्वधर्म सम्मेलन" की सफलता की कामना करता हूँ और सम्मेलन के आयोजक मण्डल को अपनी शुभकामनाएं प्रेषित करता हूँ।

(शिवराज वि.पाटील)

اس جلسہ میں فرقہ وارانہ نفرت مٹانے کی بات ہوگی

شوراج پاٹل وزیر داخلہ ہند

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہورہی ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی مسلم جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں 26 سے 28 دسمبر 2004 تک ایک سو تیرہویں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس جلسہ میں فرقہ وارانہ نفرت اور بھید بھاؤ کو ختم کرنے کیلئے تبادلہ خیال ہوگا جس سے سماج کے سبھی لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔ میں اس سہ روزہ ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' کی کامیابی کے تئیں نیک خواہشات رکھتا ہوں اور جلسہ کے منتظمین کیلئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

बाबूलाल गौर
मुख्यमंत्री

मध्यप्रदेश शासन
भोपाल—462004

02 नवम्बर, 2004

संदेश

(मुझे यह जानकर प्रसन्नता हुई कि अहमदिया मुस्लिम पंथ द्वारा 26 से 28 दिसम्वर तक कादियान (पंजाब) में "सर्व धर्म सम्मेलन" का आयोजन किया जा रहा है।)

(एकता, अखंडता और सद्भाव भारतीय संस्कृति की विशिष्टता है और अपनी इसी विशिष्टता के कारण भारत में अनेक धर्मो और सम्प्रदायों के लोग मिल-जुलकर रहते हैं। आज जब विघटनकारी तत्व देश में अशांति और हिंसा फैलाने का प्रयास कर रहे हैं तव इस तरह के आयोजन लोगों को भावनात्मक रूप से जोड़ने में सफल होते हैं।)

आशा है इस सम्मेलन में सर्वधर्म समभाव और मानव कल्याण विषयक विचार-विमर्श होगा और विश्वशांति के लिये किये जा रहे प्रयासों को वल मिलेगा।

शुभकामनाओं सहित।

(बाबूलाल गौर)

اس جلسہ میں سبھی مذاہب کے تئیں پیار اور انسانی بھلائی کی باتیں ہوں گی عالمی قیام امن کی کوششوں کو اس سے تقویت ملے گی

بابولال غور وزیر اعلیٰ مدھیہ پردیش

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم جماعت کے ذریعہ 26 سے 28 دسمبر تک قادیان پنجاب میں ''جلسہ پیشوایان مذاہب'' کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اتحاد واتفاق اور پیار ومحبت ہندوستانی تہذیب کی خصوصیت ہے اور اپنی انہیں خصوصیات کی بناء پر بھارت میں مختلف مذاہب اور سماج کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ آج جبکہ غیر سماجی عناصر ملک میں بدامنی اور تشدد کے پھیلانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ایسے میں اس طرح کے جلسوں کا انعقاد لوگوں کو جذباتی رنگ میں آپس میں جوڑنے اور اتحاد پیدا کرنے کے لحاظ سے ایک اچھا قدم ہے۔ امید ہے کہ اس جلسہ میں سبھی مذاہب کے تئیں پیار ومحبت اور انسانی بھلائی کے عنوان سے تبادلہ خیالات ہوں گے۔ اور اس سے پوری دنیا میں کی جارہی محبت اور امن کے قیام کی کوششوں کو تقویت ملے گی۔

افسوس مکرمہ نصرت بیگم قریشی صاحبہ وفات پاگئیں

افسوس میری رفیقہ حیات مکرمہ نصرت قریشی صاحبہ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول قادیان ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 20 فروری کو امرتسر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ 25 جولائی 1945 کو مونگھیر بہار میں پیدا ہوئیں میٹرک اور جے بی ٹی کے بعد 1967 میں نصرت گرلز سکول میں بحیثیت معلمہ خدمت پر مقرر ہوئیں ساتھ ہی وصیت کی توفیق پائی اور بیماری کے باوجود ۹ جنوری ۲۰۰۵ تک سکول میں بچیوں کی تعلیم وتربیت کی توفیق پائی۔ مرحومہ شوگر اور دیگر عوارض سے بیمار تھیں ۱۰ جنوری کو بیماری کا اچانک حملہ ہوا اور شدت اختیار کرلی ہر ممکن علاج کیا گیا۔ مرحومہ نہایت سادہ طبیعت غریب پرور، ایماندار صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گذار اپنی ذمہ داری کو نہایت تندہی سے ادا کرنے والی تھیں۔ عزیز واقارب سے بہت ہمدردی سے پیش آنے والی بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ تین بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں جن میں سے ایک بیٹا عزیزم تسنیم احمد فرخ بی ایس سی بی ایڈ تعلیم الاسلام سکول میں ٹیچر کی خدمت انجام دے رہا ہے دوسرا بیٹا عزیزم شاہد احمد ندیم واقف زندگی ہے مرحومہ کی نماز جنازہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (مبارک احمد بٹ ایم اے کارکن بدر)